إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا

تصدیق المسیح

۵۰۸۲

عبد اللہ آتھم صاحب کے تیئیس ۲۳ سوالات کا جواب جو پہلے دو دفعہ فارسی مین چھپ چکا پہر سنہ ۱۸۷۶ء مین اردو ترجمہ ہو کر بفرمایش مترجم کے مطبع کوہ طور لاہور مین طبع ہوا معہ تیئیس ۲۳ سوالات کے ٭

جو جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب مدرس مسجد شاہی لاہور پادری صاحبوں سے کئے جسکا جواب آج تک کسی نے نہ دیا اب سنہ ۱۸۷۸ عیسوی مین بکمال صحت

مطبع محمدی واقع لاہور مین طبع ہوا

بلا اجازت مصنف کے کوئی نہ چھاپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار حمد و نعت اوس جناب واحد یکتا کو لائق ہے کہ جسنے اپنی محض عنایت ازلی سے ہم لوگونکے ہدایت کے لیئے سچے پیغمبرون کو پیدا کیا اور انکو اپنی خشنودی اور رضامندی سے خلعت فاخرہ نبوت اور رسالت کا پہنا کر اس دنیا پر ہویدا کیا اور درود نامعدود اوس جناب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین پر نثار ہو کہ جنکا وجود سب سے پہلے اور ظہور سب انبیا کے پیچھے ہوا اور اونکی تمام آل و اصحاب پر کہ جنکی سعی اور کوشش سے سیاہی کفر اور گمراہی کی دور ہوئے اور دین متین اسلام کو غلبہ ہوا بعد حمد و صلوۃ کی بندہ درگاہ رب الصمد فقیر محمد ساکن موضع چتن ضلع جہلم حملہ محققین کے برکت خدمت عرض رسان ہے کہ عرصہ تخمیناً بیس سال کا ہوا ہے کہ عبد اللہ آتھم صاحب تحصیلدار امرتسار نے تیئیس ۲۳ سوال اسلام کی بابت تحریر کر کے اہل اسلام کو اونکی جواب کی تکلیف دی تھے جنکی جواب مین کتاب تصدیق المسیح فارسی زبان مین تالیف ہوئی جب سائل نے اپنی سوالات کا جواب باصواب پایا تو صاف روبروے جناب فاضل بے مثل حضرت حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری کی اقرار اسبات کا کیا کہ حقیقت مین یہہ میری سوالات صحیح اور درست نہ تھی محض ناواقفیت کی حالت مین مجھسے تحریر ہوئی ہین فقط لیکن اب پھر دیکھنی مین آیا ہے کہ وہی سوالات بعینہ مطبع مشن لدھیانہ مین چھپکر عوام کو تقسیم کیجاتی ہین اور ناحق بیچاری ناواقف مسلمانون خصوصاً مشن کے پڑھنے والونکو کہ جنکو کچھہ بھی اپنے مذہب سے واقفیت نہین جواب کی تکلیف دیجاتی ہے اور ساتھہ ہی اسکی یہہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ مدت سے یہہ سوالات اسلام کی بابت تحریر ہوئی ہین مگر آجتک کسی نے انکا جواب نہین لکھا جس حالت مین کہ سرکار گردون وقار نصفت شعار کو از روی قانون کی کسی کے مذہب کی تحقیر منظور نہین تو اسی ظاہر ہے کہ کسیطرح سوالات کی جواب لکھنی کی بھی کچھہ ممانعت اور پابندی نہین ہے اسلیئے بندہ نی نہایت مناسب سمجھا کہ کتاب مذکور کو واسطی استفادہ عوام کی فارسی سے اردو زبان مین ترجمہ کری چنانچہ ۱۲۸۷ھ سنہ ہجری مین جب تحریک چند احباب کی اوسکو مینی اردو مین ترجمہ کیا اور بعض بعض جگہہ لفظ بلفظ مین مترجم لکھکر اپنی طرف سے بھی

[illegible] تصدیق المسیح [illegible] دلالت کرتا ہے

کچھہ تغیر و تبدل بھی واقع ہوا ہی آب ناظرین پر تمکین کیخدمت مین التماس ہے کہ اگر کسی جگہہ کوئی
نقص عبارت یا غلطی دیکھین تو عیب پوشی کو کام فرماکر اوسکی بندہ کو معاف فرمائین کیونکہ مینے
حسبتہً للہ یہہ کام کیا ہی کسی کے مباحثہ اور تکرار سی مجکو کچھہ غرض نہین اور نہ مجھہ مین ایسے کام
کی طاقت ہی وَمَا تَوْفِیقِیۤ اِلَّا بِاللہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ آغاز کتاب چونکہ پیشتر لکھنے
جواب سوالات سی مقرر کرنا طریقہ ثابت کرنی معجزات انبیا علیہم السلام کا واجبات سی ہے اسلیے
وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہی جاننا چاہیے کہ طریقہ حاصل کرنے یقین کا بہ نسبت کیسے واقعہ کی واقعات
مین سے کہ جسکو اپنی آنکھہ سی نہ دیکھا ہو یہی ہے کہ کسی شخص سے منجملہ اون اشخاص کے جو دیکھنے والے اوس
واقعہ کی ہوں بلا واسطہ یا بواسطہ سُنے لیکن داناؤن کی نزدیک اوس راوی کا پرہیزگار دیانتدار
اور راست گو اور معتبر مشہور و معروف ہونا بھی شرط ہی پس اسصورت مین اگر کوئی راست گو دیندار
پرہیزگار کوئی روایت فعلی یا قولی بیان کری عام اسسی کہ ضبط تحریر آچکی ہو یا نہ البتہ وہ سب کے
نزدیک مقبول اور منظور ہوگی اگر یہہ شرط اوسمین نہ پائی جاوی یعنی وہ راوی غیر مشہور یا گنہگار و
کاذب ہو تو اوسکی روایت بالکل قابل اعتبار اور لایق تسلیم کے نہین خواہ وہ تقریری ہو یا تحریری
کیونکہ قول فاسق اور کاذب کا بسبب تحریر مین آجانیکی قابل اعتبار اور وثوق نہین ہوجاتا اور قول
آدمی پرہیزگار راست گفتار کا بباعث عدم تحریر کی غیر معتبر نہین بنجاتا لیکن عیسائیان غیر حقیقی
نی جو دل و جان سے تردید معجزات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مین کوشش کرتے ہین اور چاہتی ہین
کہ دوپہر کی سورج کو ہتیلی سی ڈھانکدین ایک عجب قاعدہ اختراع کر رکھا ہی جو باعث تعجب عقلا کا ہے
اور وہ یہہ ہی کہ زبانی راوی کی روایت اور گواہ کی گواہی مقبول اور منظور نہین بلکہ ضرور ہے
کہ خود راوی اوس روایت کو اپنی مشاہدہ کی وقت قلمبند کری لیکن یہہ عجب حقیقت ہی کہ یہہ لوگ
اہل عقل پر صرف چوب قلم کو ترجیح دیکر محض نقش بے بنیاد کو جو کسی غیر معتبر نامشہور آدمی کی قلم سے
وقوع مین آیا ہو تسلیم کرتی ہین حالانکہ وہ یہہ نہین سمجھتے کہ قاعدہ مخترعہ اونکا اثبات معجزات عیسویہ
اور موسویہ مین بھی جاری نہین ہو سکتا کیونکہ اُنکی معجزات کا وقوع کی تحریر ہونا ثابت نہین ہوتا
بلکہ برعکس اسکے ثابت ہوتا ہی چنانچہ آگی بیان کیا جاویگا لیکن تاہم قاعدہ مذکور آنحضرتؐ کی اثبات
معجزات مین ہرگز مخل نہین ہو سکتا کیونکہ آنحضرت کی معجزات تو قرآن شریف مین جو عین وقوع

اثبات معجزات کا مقرر ہو گیا تو اب جواب سوالات مذکور کو قلمبند کرتا ہون **پہلا سوال**
معجزات محمدی قرآن سی ثابت ہوتی ہین یا اور کتابون سے **جواب** دونون سی ثابت ہوتی
ہین لیکن قرآن سی اونکا ثبوت دو طرح پر ہے ایک اجمالی دوسرا تفصیلی **اجمالی** یہہ ہی کہ جابجا
قرآن شریف مین یہہ امر مذکور ہوا ہی کہ پیغمبر خدا صلعم سی بہت سی ظاہری معجزات صادر ہوئی ہین چنانچہ
خدا تعالی سورہ آل عمران مین فرماتا ہی وَشَهِدُوا اَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ یعنی
گواہی دی لوگون نی کہ یہہ رسول سچے ہی اور آئی اونکی پاس معجزی اور پہر سورہ صف مین مذکور ہے
فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ یعنی پس جبکہ آیا پیغمبر خدا اونکی پاس ساتہہ معجزون کے
کہا اونہون نی یہہ جادو ہی ظاہر اور پہر سورہ صافات مین درج ہے وَاِذَا رَاَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ
یعنے جسوقت کافر دیکہتی ہین معجزہ تو ٹہٹہا کرتی ہین اور لفظ اِذا جو اس آیت مین آیا ہی حسب محاورہ
عرب کی امور کثیر الوقوع مین مستعمل ہوتا ہی اسلئی یہہ آیت اوپر کثرت معجزات آنحضرت صلعم کی دلالت کرتے
ہی پس قرآن شریف مین صراحۃ مذکور ہی کہ آنحضرت صلعم سی بہت سی معجزی صادر ہوئی ہین **تفصیلی** دو قسم
ہین ایک فعلی اور دوسری قولی لیکن سب کا بیان کرنا نہایت مشکل ہے قدری اون سی اسجگہہ بطور نمونہ
کی لکہی جاتی ہین **معجزات فعلی** مین سے ایک معجزہ شق القمر کا ہی جسکی خبر خدا تعالی نے سورہ قمر مین دی
ہی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنی قیامت نزدیک ہوئی اور ٹکری ہوا چاند اور اگر انکار
تمہارا اس جہت سی ہے کہ واقع ہونا قیامت کا مستلزم بگڑ جانی اجرام علویہ کا ہی اور وہ ممکن نہین
پس چاہیے کہ یہہ شبہہ ہرگز دل مین نہ لاؤ کیونکہ چاند جو ایک جرم اجرام علویہ مین سے ہی حسب درخواست
تمہاری پہٹ گیا اور تمنی اپنی آنکہونسی بخوبی دیکہہ لیا ہی اور وہ جو بعضی عیسائی بنقل قول مردود اس معجزہ
پر اعتراض کرتے ہین کہ چاند کا پہٹنا قیامت کو ہوگا محض باطل ہے کیونکہ اس اگلی آیت سی وَاِنْ يَرَوْا
آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ یعنی کفار بدین معجزہ دیکہکر مونہہ پہیر لیتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ
جادو ہی ہمیشہ کا صاف ظاہر ہی کہ پیشتر اسکی ذکر معجزہ کا ہوا ہی کہ جسکی یہہ آیت تاکید کرتی ہے اور
سب مفسرون نی اس آیت کی اسطرح تفسیر کی ہے اور اوس قول کو مردود اور مرجوح کہا ہی علاوہ اسکی
حسب روایات احادیث بہی یہہ معجزہ تواتر سی ثابت ہی کہ جسکو ایک جماعت عظیم اصحاب و تابعین اور تبع
تابعین نے متواتر نقل کیا ہی از انجملہ ایک یہہ بہی معجزہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی کفار سی اثبات کا معارضہ کیا
کہ اگر تم قرآن شریف کو کلام الہی نہین مانتے تو ایک چہوٹی سے سورت مثل اسکے بنا لاؤ اور وہ نہ
بنا سکی حالانکہ قرآن شریف کلام عربی تہا اور وی خود بہی عربی اور فصاحت و بلاغت مین معیل تہے

اثبات معجزات کا مقرر ہو گیا تو اب جواب سوالات مذکور کو قلمبند کرتا ہون **پہلا سوال**
معجزات محمدی قرآن سی ثابت ہوتی ہین یا اور کتابون سے **جواب** دونون سی ثابت ہوتی
ہین لیکن قرآن سی اونکا ثبوت دو طرح پر ہے ایک اجمالی دوسرا تفصیلی **اجمالی** یہہ ہی کہ جابجا
قرآن شریف مین یہہ امر مذکور ہوا ہی کہ پیغمبر خدا صلعم سی بہت سی ظاہری معجزات صادر ہوئی ہین چنانچہ
خدا تعالی سورہ آل عمران مین فرماتا ہی وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ یعنی
گواہی دی لوگون نی کہ یہہ رسول سچے ہی اور آی اونکی پاس معجزی اور پہر سورہ صف مین مذکور ہے
فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ یعنی پس جبکہ آیا پیغمبر خدا اونکی پاس ساتہہ معجزون کے
کہا اونہون نی یہہ جادو ہی ظاہر اور پہر سورہ صافات مین درج ہے وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ
یعنے جسوقت کافر دیکہتی ہین معجزہ تو ٹہٹہا کرتی ہین اور لفظ اذا جو اس آیت مین آیا ہی حسب محاورہ
عرب کی امور کثیر الوقوع مین مستعمل ہوتا ہی اسلئی یہہ آیت او پر کثرت معجزات آنحضرت صلعم کی دلالت کرتے
ہی پس قرآن شریف مین صراحۃ مذکور ہی کہ آنحضرت صلعم سی بہت سی معجزی صادر ہوئی ہین **تفصیلی** دو قسم
مین ایک فعلی اور دوسری قولی لیکن سب کا بیان کرنا نہایت مشکل ہے قدری اون سی اسجگہہ بطور نمونہ
کی لکہی جاتی ہین **معجزات فعلی** مین سے ایک معجزہ شق القمر کا ہی جسکی خبر خدا تعالی نے سورہ قمر مین دی
ہی اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے قیامت نزدیک ہوئی اور ٹکری ہوا چاند اور اگر انکار
تمہارا اس جہت سی ہے کہ واقع ہونا قیامت کا مستلزم بگڑ جانی اجرام علویہ کا ہی اور وہ ممکن نہین
پس چاہیے کہ یہہ شبہہ ہرگز دل مین نہ لاو کیونکہ چاند جو ایک جرم اجرام علویہ مین سے ہی حسب درخواست
تمہاری پہٹ گیا اور تمنی اپنے آنکہونسی بخوبی دیکہہ لیا ہی اور وہ جو بعضی عیسائی بنقل قول مردود اس معجزہ
پر اعتراض کرتے ہین کہ چاند کا پہٹنا قیامت کو ہوگا محض باطل ہے کیونکہ اس اگلے آیت سی وَإِنْ يَرَوْا
آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ یعنی کفار بیدین معجزہ دیکہکر مونہہ پہیر لیتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ
جادو ہی ہمیشہ کا صاف ظاہر ہی کہ پیشتر اسکی ذکر معجزہ کا ہوا ہی کہ جسکی یہہ آیت تاکید کرتی ہے اور
سب مفسرون نی اس آیت کی اسیطرح تفسیر کی ہے اور اوس قول کو مردود اور مرجوح کہا ہی علاوہ اسکی
حسب روایات احادیث بہی یہہ معجزہ تواتر سی ثابت ہی کہ جسکو ایک جماعت عظیم اصحاب و تابعین اور تبع
تابعین نے متواتر نقل کیا ہی ازانجملہ ایک یہہ بہی معجزہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی کفار سی اسبات کا معارضہ کیا
کہ اگر تم قرآن شریف کو کلام الہی نہین مانتے تو ایک چہوٹی سے سورت مثل اسکے بنا لاو اور وہ نہ
بنا سکی حالانکہ قرآن شریف کلام عربی تہا اور وی خود بہی عربی اور فصاحت و بلاغت مین معیل تہے

کوئی ایسا کام خارق عادت ظاہر کری کہ جسکی لانی سے معارضہ کرنیوالے عاجز ہو جاوین اگرچہ وہ
کام اس قسم سے ہو کہ بشر اوسکی لانیکا امکان رکہتا ہو بلکہ درصورت ہونی اوس کام کی از قسم
مقدورات بشر اور عاجز ہو جانا اوسکی لانی سے معارضہ والونکا نہایت ہی کامل معجزہ ہی اور اس
معجزہ کا ذکر سورۂ بقر اور بنی اسرائیل وغیرہ مین ہوا ہے چنانچہ آیت فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ یعنے
لی آؤ تم ایک چھوٹی سی سورۃ مثل اسکے اور آیت قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا
بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا یعنی اگر اکٹھی ہووین آدمی
اور جن اوپر اسبات کی کہ لاوین مانند اس قرآن کی نہ لاسکینگے مانند اسکی اگرچہ ہووین بعضی اونکے
بعضون کی لئے مددگار اور آیت فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا پس اگر نہ کروگی تم اور ہرگز
نہ کروگی تم دلالت اوپر نہایت وقوع تحدی کی کرتے ہین اور نیز یہہ کہ کسی نے مخالف اور موافق
سی کچھہ بہی معارضہ ہمعصر کا نقل نہین کیا اسی ظاہر ہے کہ وہ لوگ قرآن کی مقابلہ سی بالکل عاجز
ہوگئی تہے اور نہ آجتک کوئی مثل قرآن کی کچھہ تہوڑا سا بہی بنا سکا ہے یہہ معجزہ آنحضرتؐ کا ایسا ہے
کہ کسی پیغمبرؑ سے ایسا صادر نہین ہوا کیونکہ اونکی سب معجزات موقتی تہے اور آنحضرتؐ کا یہہ معجزہ
دائمی ہے جو بفضل الٰہی قیامت تک قائم رہیگا اور وہ جو بعضی عیسائی بقصد تردید اس معجزہ کے
کہتے ہین اور بہی کتابین ایسی ہین جو اونکی مثل اور کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئے مثل شاہنامہ فردوسی
وغیرہ حالانکہ وہ معجزہ نہین گنے جاتین یہہ اعتراض محض جہالت اور ناواقفی حقیقت معجزہ پر دلالت
کرتا ہی کیونکہ قرآن شریف کا معجزہ ہونا اس جہت سی ہے کہ آنحضرتؐ نی ساتہہ اوسکی تحدی کی ہے
اور کفار وغیرہ لوگ جو ہر وقت اطفائی نور احمدی مین مصروف ہتی تہے اوسکی مقابلہ سی عاجز ہوگئے
یہہ بات کتب مذکورہ بالا مین کہان پائی جاتی ہے اور کس نے بدعوت نبوت یہہ کہا ہی کہ میری اس
کتاب جیسی کوئی کتاب نہ بنا سکیگا اور پہر اوسکی مقابلہ سی دوسری شاعر عاجز ہوگئی ہون اور محض
عدیم النظیر ہونا اون کتب کا معجزہ نہین ہو سکتا جبتک کہ تسلیم نہ کیا جاوی کہ وہ کتابین بے نظیر ہین
اور معلوم کرنا اسبات کا کہ فلانی کتاب عدیم النظیر ہی بدون ملکہ کاملہ کی جو شناخت بلیغ اور ابلغ
مین رکہتا ہو اور بجز اتفاق جم غفیر بلکہ سب اہل بلاغت کی جو اس امر پر متفق ہون بالکل محال اور
نہایت مشکل ہے پس محض عدیم النظیر ہونا کتب قرار دادہ عیسائیون کا ہرگز لایق تسلیم کے نہین
علاوہ اسکی بی نظیر ہونا شاہنامہ فردوسی کا تو محض غلط ہی کیونکہ مرزا محمد متخلص بآشوب تورانی

کی کتاب حضرت فاروق کی بہت ہر شاہنامہ سی تصنیف کی ہے بلکہ فردوسی پر اعتراض کرکی کہتا ہے
سے بالفاظ سست و رمخنث و کلفت ؛ چہ لازم شدت نظم شاہنامہ گفت ؛ از انجملہ
ایک معجزہ صلعم پہینکنا کنکر اور مٹی کا ہی جو سورۂ انفال مین مذکور ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ
اللّٰہَ رَمٰی یعنے نہین پہینکی تہی تو نی خاک جسوقت کہ پہینکے تہی لیکن اللہ ہی نے پہینکے تہی صورت اس
واقعہ کی یہہ ہی کہ جنگ بدر مین جب دونون لشکر کا مقابلہ ہوا اور لڑائی شروع ہوئی تو کفار نے
دفعۃً حملہ کیا اوسوقت آنحضرت صلعم نی ایک مٹہی کنکر اور مٹی سے لیکر کفار کیطرف پہینک ماری اور فرمایا
کہ شاہت الوجوہ یعنی بری ہوئی منہہ تمہاری پس وہ خاک سب مشرکون کی آنکہون مین پہونچی اور
جہان اونکی آنکہون مین سیاہ ہوگیا اور سب بہاگ گئی اور میدان جنگ مسلمانون کے ہاتہہ آیا اور یہہ
معجزہ جنگ حنین مین بہی آنحضرت صلعم سی ظاہر ہوا ہی مترجم اگرچہ معجزات فعلی آنحضرت صلعم سی بہت صادر
ہوئی ہین کہ جنکا انحصار نہایت مشکل ہے لیکن دو ایک ان مین سے بطور تبرک اور تیمن کے اس جگہ
بیان کرتا ہون پہلا معجزہ مباہلہ کا ہی کہ جسکی خبر خدا تعالی سورۂ آل عمران کی اس آیت مین دی ہے
فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا
وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ یعنی جو کوئی جہگڑا
کری تجسی حضرت عیسیٰ کی باب مین بعد اسکی کہ آیا ہی تیری پاس علم سہات کا کہ وہ بندہ خدا کا ہی
پس کہہ اونکو کہ آؤ تم کہ بلاوین ہم اپنی بیٹے اور تم اپنی بیٹے اور ہم اپنی عورتین اور تم اپنی عورتین اور
خود ہم بہی آوین اور تم بہی خود آؤ پس کرین لعنت اللہ کی جہوٹون پر صورت اس معجزہ کی یہہ ہے
کہ جب آنحضرت صلعم نی نصاری بنی نجران سی حضرت عیسیٰ کا مفصل حال بیان فرمایا کہ وہ بندہ خدا
اور رسول اللہ تہی نصاری کہنی لگے کہ ای محمد کیون ہمارے خدا و مسیح کو گالی دیتی ہو وہ تو ضرور خدا
کی بیٹی ہیں تب اسکی تعریض مین خدا تعالی نی آیت مذکورہ بالا نازل فرماکر حکم مباہلہ کا دیا تب آنحضرت
نی اونکو بلوا کر فرمایا کہ ہر چند ہم حضرت عیسیٰ کے عبودیت کی باب مین کافی دلیلین لاتے ہین مگر تم
فساد اور عناد مین قدم بڑہائی جاتی ہو آؤ اب مباہلہ کرین جسمین سچا جہوٹہا ظاہر ہوجاے وی اس بات
پر راضی ہوئی سرکان اور وقت مقرر کیا دوسری روز آنحضرت صلعم معہ حضرت علی اور جناب حسنین و
حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم کی تشریف لائی اور اونسی آپ نی فرمایا کہ جب مین دعا کرون تم آمین
کہنا نصاری مذکور پنجتن پاک کی صورت دیکہکر گہبراگئی اور ابو الحارث بن علقمہ نے جو اون کا
سردار تہا اونسی کہا کہ یہہ بزرگوار ایسی نظر آتی ہین کہ اگر خدا تعالی سی پہاڑ کی ٹل جانیکی دعا مانگین

...ہی نہ کیا اور صلح اس قرار پر کی کہ ہم ہر برس دو ہزار حلہ اور تیس زرہ
بطور پیشکش نذرانہ دیا کرینگے جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اگر یہہ مباہلہ کرتے تو سب کے سب بندر اور سور ہوجاتے
اور یہہ جنگل اونپر آگ برساتا اور ایکسال کے عرصہ مین روی زمین پر نام و نشان بہی نصاری کا
باقی نہ رہتا اور سب تباہ ہوجاتے پس دیکہو کہ یہہ کیسا کامل معجزہ آنحضرتؐ کا ہے کہ کوئی نصرانی مباہلہ کی تاب
نکر سکا اور لاچار ہوکر اطاعت اور نذرانہ دینا اختیار کیا اور تکذیب کو یہہ معجزہ کیسا بیخ و بن سے برکندہ
کرتا ہے کہ جسکی کچہہ حد نہین دوسرا معجزہ یہہ ہے کہ ایک منافق ثعلبہ نام حضرت کی خدمت مین آکر عرض کرنے
لگا کہ آپ میرے واسطے دعا کرین جو مجہکو رزق مین کشائش ہو ہرچند آپنے اوسکو بہت سمجہایا کہ اسبات سے
درگذر کر لیکن اوسنے نہ مانا اور عہد کرنے لگا اگر مجہکو خدا تعالی مال دے تو مین بہت خیرات کرون اور ہرگز
غفلت مین نہ پڑون تب حضرت نے اوسکے واسطے دعا کی اور اوسکو بکریون مین برکت ملی یہانتک کہ
مدینے کی جنگل مین نہ سما سکتے تہین اسلیے وہ مدینے سے نکلکر ایک گانوین جا رہا اور جمعہ و جماعت سے محروم
ہوکر زکوۃ اور خیرات سے اوسنے انکار کیا چنانچہ اوسکی خبر خداتعالے نے سورہ توبہ کی اس آیت مین دی ہے
وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصّٰلِحِينَ فَلَمَّا آتَاهُم مِّن
فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ یعنی بعض اونمین سے وہ شخص ہے کہ عہد کیا اوسنے اللہ سے اگر
دیگا ہمکو فضل اپنے سے البتہ خیرات دینگے ہم اور البتہ ہونگے ہم نیکوکارون سے پس جب دیا اونکو اللہ نے فضل
اپنے سے بخیلی کی ساتہہ اوسکے اور پہر گئے اور وہ موہنہ پہیرنے والے ہین معجزات قولی مین سے
ایک یہہ معجزہ ہے جو سورہ روم مین مذکور ہے الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ یعنے نصاری متصل حدود عرب کی مغلوب ہوگئے ہین اور وہ پہر
درمیان نو ۹ سال کے فارس پر غالب آجاوینگے صورت اس واقعہ کی یہہ ہے کہ ہجرت کی زمانہ سے پہلے فارسیون
اور عیسائیون مین متصل عرب کی لڑائی ہوئی مسلمان چاہتے تہے کہ نصاری کی قوم مغلوب نہو اس
جہت سے کہ یہہ قوم مسلمانون کی ساتہہ بعض انبیا کی تصدیق مین شامل تہے اور کفار مکہ چاہتے تہے
کہ فارسیونکو غلبہ ہو کیونکہ وہ ساتہہ اونکی عدم تصدیق انبیا مین متفق تہے دفعۃ یہہ خبر پہونچی کہ نصارے
کو شکست ہوئی بمجرد سننے اس خبر کے مسلمان نہایت غمناک ہوئے اور کفار خوش ہوکر کہنے لگے اسیطرح
ہم بہی مسلمانون پر غالب آوینگے خداتعالے نے خبر دی کہ بالفعل تو فارسی نصاری پر غالب آگئے ہین مگر پہر
نصاری عرصہ نو برس کے درمیان فارسیون پر غالب آجاوینگے چنانچہ مطابق اس ...

سی مطلع کردیا اور اس آیت مین ایک اور پیشین گوئی کا بہی ظہور ہوا اور وہ یہہ ہی یَومَئِذٍ یَفرَحُ المُومِنُونَ
بِنَصرِ اللّٰہِ یعنے اس روز خوش ہونگی مسلمان اللہ کی مدد سے سو مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ جسدن
نصاری فارسیون پر غالب آئی وہ روز بدر تہا مسلمانونکی بہی مدد ملی جو اونکی مدد کیواسطی خدا تعالی نے
کیطرف سی فرشتی نازل ہوئے اور فتح عظیم مسلمانونکی حاصل ہوئی مٙن مترجم تحقیق الایمان مین عماد
الدین لکہتا ہی کہ یہہ پیشین گوئی نہین بلکہ محض فراست اور موقع بینی ہے جیسی کہ اکثر لوگ روم کی شوکت
اور فارس کے بدانتظامی دیکہکر خیال کررہی تہے ویسی ہی آنحضرت نی بہی قرینہ سی کہدیا کہ روم پہر
غالب ہوجاویگی اور بضع کی معنے جو مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے ازالۃ الاوہام مین لکہے ہین وہ سب بناوٹ
ہین کیونکہ اصل معنے بضع کی چند ہین مین کہتا ہون کہ معترض کو کچہہ بہی خوف الہی نہین جو اسطرح بے
دہڑک کلام الہی کے تردید کرتا ہی یہہ نہین خیال کرتا کہ اون لوگون نی کب کہا تہا کہ روم اس عرصہ
مین جو درمیان تین اور نو سال کے ہی پہر غالب ہوجاویگی اونکو تو اسبات کی ہرگز امید بہی نہ تہے
چنانچہ مدارک اور حسینی مین لکہا ہی کہ بعد نزول اس آیت کی جب کفار مکہ کی سامنی حضرت ابوبکر نے یہہ
آیت پڑہی تو ابی بن خلف ابوبکر سے جہگڑنے لگا کہ روم کا پہر غالب ہونا جہوٹہہ ہی مین اسبات پر شرط
لگاتا ہون کہ اگر رومی تین برس تک پہر غالب ہوگئی تو مین دس اونٹ تمکو دیدونگا ورنہ دس اونٹ
تمسے لی لونگا بعد اس شرط کی حضرت ابوبکر نی جناب رسولخدا کیخدمت مین یہہ حال بیان کیا آپنے
فرمایا کہ بضع درمیان تین اور نو سال کے ہی تم پہر جاکر مال اور مدت دونوین زیادہ شرط لگاؤ چنانچہ
حضرت ابوبکر رض نی سو اونٹ کی نو سال تک شرط لگائی اور ضمانت ایکدوسری سے لیگئی آخر کو مطابق
خبر الہی کے ساتوین برس رومی پہر غالب ہوگئے اور حضرت ابوبکر رض نی سو اونٹ ضامن سے لیکر حسب ارشاد
جناب رسولخدا سبکو خدا کی راہ مین صدقہ کردیا پس ایسی پیشگوئی کو فراست پر محمول کرنا بالکل دیانت سے
بعید ہی بلکہ محض لوگونکی ہنسی ہے ہان اگر بضع سنین کے قید نہوتی تو البتہ معترض کے اعتراض کے کچہہ گنجائش
بہی تہے لیکن جبکہ بضع سنین کے قید لگائی گئی ہے اور بضع کی معنی بہی آپ جناب رسولخدا نی اپنے زبان
مبارک سی بیان کردی ہین اور سب مفسر بہی یہی معنی نبوی اپنی اپنی تفسیرون مین نقل کرتی ہین تو اسصورت
مین بناوٹ کہان ہوئی یہہ تو معترض کے محض وہم کہہ دہی ہے ازانجملہ ایک یہہ ہی جو سورہ نور مین درج
ہی وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنهُم یعنی خدا تعالی نی اصحاب پیغمبر خدا سی یہہ
وعدہ کر رکہا ہی کہ اونکو خلافت اور سلطنت بکمال غلبہ اور دبدبہ دی سو مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ جہان

[illegible] ہوئی اور کمال شان شوکت سی انہون نی سلطنت کی اور اونکی عہد
مین اسلام نی بڑا زور اور غلبہ پایا ازانجملہ ایک یہہ ہی جو سورہ فتح مین مذکور ہی لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الخ اس آیت مین خدا تعالیٰ نی وعدہ فتح قریب یعنی فتح خیبر کا بیان فرمایا سو مطابق اسکی ایسا ہی
واقع ہوا کہ تہوڑی ہی دن بعد نزول اس آیت کی آنحضرتؐ کی ہاتہہ سی خیبر مفتوح ہوا ازانجملہ ایک یہہ
ہی جو سورہ فتح مین درج ہی لَتَدۡخُلُنَّ الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیۡنَ مُحَلِّقِیۡنَ رُءُوۡسَکُمۡ وَ
مُقَصِّرِیۡنَ لَا تَخَافُوۡنَ خبر دی کہ مسلمان اگلی سال بے کہٹکی مکہ معظمہ مین داخل ہو کر حج کرینگی چنانچہ مطابق
اسکی ایسا ہی ہوا مسٹر جرجس عماد الدین نے تحقیق الایمان مین اس معجزہ پر اعتراض کرکے لکہا ہی کہ یہہ معجزہ
نہین ہو سکتا کیونکہ اول تو فراست کی بات ہی اور دوسری اسمین انشاء اللہ کی قید ہی حالانکہ انشاء اللہ
کی قید سی وعدہ باطل ہو جاتا ہی مین کہتا ہون کہ معترض نے اتنا بہی نہ سمجہا کہ یہہ پیشگوئی لام تاکید کے
ساتہہ ہوئی ہے کہ جسکا واقع ہونا نہایت ہی ضروری ہی اور سرون کو منڈوا کر اور بالون کو کترواکر
نہایت امن سے مکہ مین داخل ہونیکی اس پیشگوئی مین خبر دی گئی ہے چنانچہ مطابق اسکی بعینہٖ اسکا وقوع بہی
ہوا ہی اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی فراست سی کسی بات کی خبر دیتا ہی تو اوسکو قسم اور تاکید کی ساتہہ بیان
نہین کرتا کہ یہہ ضرور واقع ہوگی اور نہ اسمین ایسے شرائط بیان کرتا ہی کہ جیسی اس پیشگوئی مین بیان
ہوئی ہین پس اس معجزہ کو فراست پر محمول کرنا ایسا ہی کہ جیسا سورج کو ہتہیلی سے ڈہانکنا اور انشاء اللہ
کی قید اسمین دو وجہ سی مخل نہین ہو سکتی اول یہہ کہ مدارک اور بیضاوی مین لکہا ہی کہ لَتَدۡخُلُنَّ الۡمَسۡجِدَ
الۡحَرَامَ الخ حکایت ہی اوس قول پیغمبر خدا سی جو آپ نی بعد دیکہنی خواب کے اصحاب سے بیان فرمایا
تہا جسکی خود خدا تعالیٰ ساتہہ اپنی قول لَقَدۡ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوۡلَہُ الرُّءۡیَا کی تصدیق کرتا ہے دوم یہہ کہ انشاء اللہ
کی قید اسجگہہ ایسی نہین کہ جیسے معترض نے خیال کیے ہی بلکہ وہ اسجگہہ صرف واسطی تعلیم اور تادیب بندون
کی ہی جو کہا کرین ہیچ اپنی عادتون کی انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ یہہ آیت ضمیمہ ہے اوس قول الٰہی کا
جو سورہ کہف مین مذکور ہے وَلَا تَقُوۡلَنَّ لِشَایۡءٍ اِنِّیۡ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ یعنی
ہرگز مت کہیو ای محمد کسی چیز کو کہ البتہ کرونگا مین یہہ کل کو مگر یہہ کہ کہیو ساتہہ اوسکی انشاء اللہ تعالیٰ
پس معترض نے اس معجزہ کی تردید مین ناحق اوقات ضایع کرکی بیفایدہ تکلیف اوٹہائی ہے خدا
اوسکی دہوکہو سی پناہ دی ازانجملہ ایک یہہ ہی جو سورہ بقر مین مذکور ہے وَلَنۡ یَّتَمَنَّوۡہُ اَبَدًا
خبر دی کہ یہودی ہرگز موت کی خواہش نکرینگی چنانچہ مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ یہود نا معقول
باوجود اسبات کی جو مصداق لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الۡیَہُوۡدَ ہرگز خوشمند

آنحضرت کی اونکو حاصل تہا عقلمند کی نزدیک ایسا کامل یہہ معجزہ ہے کہ کسیطرح اسکا انکار نہین ہو
سکتا ازانجملہ ایک یہہ ہی جو سورۂ فتح مین بیان ہوا ہی لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ خبر دی کہ اہل
اسلام تمام اہل ادیان پر غالب آجائینگی چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ وقت نزول اس آیت کی سب
پر غالب تر باعتبار سلطنت کی مجوس فارس کے تہی اور اونسی اتر کر عیسائی لیکن تہوڑی مدت مین
اہل اسلام اندونون گروہ پر غالب آگئی سلطنت فارسیونکی تو بالکل معدوم ہوگئی اور سلطنت فرنگیون
سی اکثر ملک قبضہ اہل اسلام مین آگیا اور تہوڑی مدت بعد یہود بہی اہل اسلام سی مغلوب ہوگئے اور سارے
دنیا مین اکثر جگہہ اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا پس مسٹر رحیم عماد الدین نے تحقیق الایمان مین لکہا ہی کہ یہہ
پیشگوئی ظہور ہی مین نہین آئی کیونکہ غلبہ کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ امت مین غلبہ ہو سو ظاہر ہے
کہ بُدہ کی قوم زیادہ ہی نہ مسلمان دوسری کہ اگر اسلام کو تقویت ذاتی مین غلبہ خیال کیا جاوی تو
یہہ بہی نہین مین کہتا ہون کہ معترض نے بالکل اس پیشگوئی کا مطلب نہین سمجہا اور نہ پہلی صورت
غلبہ امت کی قرار نہ دیتا اس آیت کا تو فقط مطلب یہے ہی کہ دین اسلام جو اب نہایت ضعیف اور
کم زور ہی بہ نسبت اور دینون کی جلد تر شائع ہو کر سب پر غالب ہو جاویگا نہ یہہ کہ مسلمان گنتی
مین ہمیشہ اور دین والونسی زیادہ ہوتی رہینگی سو ظاہر ہے کہ اللہ جلشانہ نی بموجب اپنی وعدہ کی چہپا
دین اسلام کو تہوڑی ہی عرصہ مین مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک شائع کر دیا ہی ایسا
کوئی دین ظاہر نہین ہوا اور اکثر ممالک پر مدت تک قبضہ بہی اہل اسلام کا رہا ہی چنانچہ تواریخین
شاہد اس حال کے ہین اور وہ جو معترض کہتا ہی کہ اسلام کو تقویت ذاتی مین غلبہ نہین محض جہوٹ ہے
ضرور دین اسلام کو تقویت ذاتی مین غلبہ ہی کیونکہ جب کبہی اہل اسلام کا اور دین والون سی مباحثہ ہوا
ہی تو ضرور مسلمان ہی غالب آئی ہین چنانچہ اب دور کیون جاتی ہو تہوڑی ہی عرصہ گذری ہین کہ
مارچ سنہ ۱۸۶۷ع مین جب معترض کے اور جناب حافظ ولی اللہ صاحب کے امرتسر مین گفتگو ہوئی تہی تو
آخر اہل اسلام کو ہی غلبہ ہوا تہا چنانچہ تصدیق اسبات کی اخبار پبلک اوپینین اور کوہ نور سی بخوبی ہو
سکتی ہی از انجملہ ایک یہہ ہی جو سورۂ مائدہ مین مذکور ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ
عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ الآیہ خبر دی کہ دفع شر مرتدون کا آنحضرت صلعم کی اصحاب کی ہاتہہ سے
ہوگا چنانچہ مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ حضرت ابو بکر کی عہد مین اونکی اور خالد بن ولید اونکی سپہ سالار
وغیرہ اصحاب کی ہاتہہ سی مرتدون کا فتنہ اور شر دفع ہوا ایکہ وس معجزی قرآن شریف سی بسبب جلدی کے

ی لکھی ہے مین بہی ور بہت ہین مین مترجم قرآن شریف مین معجزات قولی تو بہت ہین مگر مجکو جو بنظر
سرسری معلوم ہوئی ہین قدری اونسی معرض تحریر مین لاتا ہون پہلا معجزہ یہہ ہی جو سورۂ توبہ
مین مذکور ہے وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ خبر دی کہ خانہ کعبہ مین مشرکون
کو نہ آنی دو اگر تمکو اسباب کا خوف ہی کہ اگر وہ نہ آئی تو سب معاملات تجارت بند ہو جائینگی اور اس
سبب سے ہم مفلس اور تنگدست ہو جائینگی تو یہہ خطرہ ہرگز اپنی دلمین نہ لاؤ خدا تعالی اپنی فضل سے تمکو غنی
اور دولتمند کریگا مطابق اسکی خدا تعالی نے اپنا وعدہ اسطرح وفا فرمایا کہ اونہین دنونمین تبالہ اور
جرش جو بڑی بہاری شہر یمن کے تہی مسلمان ہو گئی ہر سال وہانسی طعام بطور تجارت کی مکہ مین آنی
لگا اور بعد اوسکی تہوڑی ہی عرصہ مین سب مسلمان ہو گیا اور ہر طرف سی غلہ وغیرہ اسباب تجارت
مکہ معظمہ مین آنا شروع ہوا اور اب اس زمانہ مین دور دور سی لوگ مکہ کی زیارت کیواسطی جاتی ہین اور
اسباب تجارت وغیرہ اشیاء وہان فروخت کرتے ہین کہ جسکی کچہہ حد نہین کذا فی البیضاوی والحسینی
دوسرا معجزہ یہہ ہی کہ ایام فتح مکہ مین ایکدن آنحضرت صلعم نی مکہ معظمہ کے اندر داخل ہونیکا قصد فرمایا
عثمان بن طلحہ سے کنجی طلب کی وہ لی آیا آپ کعبے مین داخل ہوئی حضرت عباس رض نے درخوست کی
کہ سقایہ حاجیون کا مجہہ سے متعلق ہے کنجی بہی مجہے عنایت ہو اسیطرح حضرت علی نے بہی کنجی کی
درخوست کی خدا تعالی نے یہہ آیت جو سورۂ نسا مین مذکور ہی نازل فرمائی اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ
تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا یعنے خدا تعالی حکم کرتا ہی کہ ادا کرو امانتین امانت والونکو آپ نے
کنجی عثمان کو دی اور فرمایا لو یہہ ہمیشہ کی لئی ہے کبہی تم سے کوئی نہ لیگا مطابق اس پیشین گوئی کے
آجتک کنجی کعبے معظمہ کے عثمان کی خاندان مین چلی آتی ہے ہکذا فی البیضاوی والحسینی تیسرا معجزہ
یہہ ہی کہ جنگ تبوک مین چند آدمی اہل نفاق وغیرہ مین سے بسبب بعد مسافت اور تکلیف کی آنحضرت صلعم
کی ساتھہ نہ گئی اور اپنی گہرون مین بیٹھی رہی اونکی حق مین یہہ آیت اتری جو سورۂ توبہ مین مذکور ہے
وَسَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ خدا تعالی نے آنحضرت صلعم کو خبر دی کہ جب تم تبوک
سی واپس آؤگی تو یہہ لوگ خدا کی قسم کہا کر کہینگے کہ اگر ہمکو سفر کی طاقت ہوتی تو البتہ تمہاری ساتھہ
لڑائی مین جاتی چنانچہ مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ جب آنحضرت صلعم جنگ تبوک سی واپس آئے
تو یہہ لوگ عذر مذکورہ بالا پیش کر کے قسمین کہانی لگے ہکذا فی المدارک والحسینی چوتہا معجزہ
یہہ ہی کہ کفار مکہ کے سرداروں مین سے بارہ شخصون نے تیاری جنگ بدر کیواسطی لشکر کو طعام دینا
شروع کیا چنانچہ ہر ایک اونمین سے دس دس اونٹ ہر روز کرتا تہا خدا تعالی نے اس آیت مین جو سورۂ انفال

اللہ فَسَیُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَکُونُ عَلَیهِم حَسرَةً ثُمَّ یُغلَبُونَ ط یعنی کافر خرچ کرتے ہین مال اپنا تو کہ بند
کرین لوگونکو خدا کی راہ سی پس شتابی خرچ کرینگے اوسکو پہر ہوگا افسوس پہر شکست دیجائینگی پس مطابق اسکے
ایسا ہی واقع ہوا کہ وہ جنگ بدر مین سب کی سب مغلوب اور مقتول ہوئی کذا فی المدارک والحسینی پانچوان
معجزہ یہہ ہی جو سورۂ نحل کے اس آیت مین ہے وَالَّذِینَ هَاجَرُوا فِی اللّٰهِ مِن بَعدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُم
فِی الدُّنیَا حَسَنَةً خبر دی کہ جن لوگون نے وطن چہوڑا خدا کی راہ مین بعد اسکی کہ ظلم کیے گئے البتہ اچہی جاگہہ
دینگی ہم اونکو دنیا مین سو مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ خدا تعالی نے تہوڑی ہی دنون بعد نزول اس آیت
کی اپنے وعدہ کو وفا فرما کر مہاجرین کو مدینہ منورہ مین رہنی کیواسطی جگہہ دی ہے کذا فی البیضاوی والمدارک
چہٹا معجزہ یہہ ہی کہ خدا تعالی نے مکہ معظمہ مین جناب پیغمبر خدا ص کو خبر دی تہی کہ عنقریب لشکر قریش کا جنگ
بدر مین مقتول اور مغلوب ہوگا چنانچہ وہ خبر سورۂ ص کے اس آیت مین مذکور ہی جُندٌ مَّا هُنَالِكَ
مَهزُومٌ مِّنَ الاَحزَابِ یعنے لشکر ہین اوس جگہہ یعنی بدر مین شکست دیئی ہوئی لشکرون سے سو مطابق اسکے
ایسا ہی واقع ہوا کذا فی العباسی والحسینی ساتوان معجزہ یہہ ہی کہ منافقان مدینہ منورہ کی حق مین خدا تعالی
نی سورہ توبہ مین خبر دی سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَینِ یعنی شتاب عذاب کرینگی ہم اونکو دوبارہ دنیا مین سو مطابق
اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ اونمین سے کوئی اندہا ہوا اور کوئی کوڑہا اور کسی کے بدن مین پیپ پڑی اور پہر
اونکو دوبارہ جان کندنی اور قبر کا عذاب ہوا کذا فی البیضاوی وموضح القرآن آٹہوان معجزہ یہہ ہی
کہ مدارک اور جلالین مین لکہا ہی کہ آنحضرت ص نے بعد فتح مکہ کی اصحاب کو خبر دی کہ فارس اور یمن اور روم کے
سلطنت تمکو ملیگی منافقون نے تعجب سے کہا کہ کہان سے امت محمد کو یہہ ملک ملیگا خدا تعالی نے اس آیت مین
جو سورہ آل عمران مین ہے آنحضرت ص کی قول کے تائید فرمائی قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ المُلكِ تُؤتِی المُلكَ مَن تَشَآءُ
وَتَنزِعُ المُلكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ یعنے کہہ تو ای محمد ای ملک کے دیتا ہے
تو ملک جسکو چاہی اور چہین لیتا ہی ملک جس سے چاہی اور عزت دیتا ہی جسکو چاہی اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہے
سو مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ ملک یمن تو آنحضرت ص کی حیات مین ہے آپکی قبضہ مین آگیا تہا اور
ملک شام اور فارس حضرت ابو بکر کی عہد مین مسلمانون کے قبضہ مین آیا حضرت عمر خطاب کی عہد مین کل ملک
یمن اور کل ملک شام اور کل ملک فارس پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا نوان معجزہ یہہ ہی جو سورہ قلم مین
مذکور ہی سَنَسِمُهٗ عَلَی الخُرطُومِ خبر دی کہ شتابی ولید بن مغیرہ کی ناک کو ہم داغدار کرینگی چنانچہ مطابق
اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ جنگ بدر مین اوسکا ناک تلوار سے زخمی ہوا اور تا حیات وہ نشان باقی رہا کذا

لئی دنیا مین رسوائی ہے مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ بدر مین بڑی ذلت سی مقتول ہو کر داخل جہنم ہوا
ہکذا فی المدارک یارہوان معجزہ یہہ ہی جو سورہ بنی اسرائیل مین مذکور ہے وَاِنْ کَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَکَ
مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْکَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیْلًا خدا تعالی نے آنحضرت کو خبر دی کہ
نزدیک ہے جو کفار مکہ بچلاوین تجکو زمین مکہ سی تو کہ نکالدین تجکو اوسمین سے اور اوسوقت نہ ٹہرینگے مکہ مین
پیچہے تیری مگر تہوڑی دیر سو مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ بعد ہجرت آنحضرت کی تہوڑی ہے مدت مین جنگ بدر
واقع ہوا کہ جسمین معاندین آنحضرت کے سب مقتول ہوئے۔ کذا فی المدارک بارہوان معجزہ یہہ ہے کہ جب
آنحضرت ہجرت کر کے مدینہ منورہ مین پہنچی اوسوقت خدا تعالی نے مہاجرین سے اس آیت مین جو سورہ حج مین مذکور
ہی وعدہ کیا کہ ہم تمکو بڑی قوت اور قدرت دینگی اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتَوُا الزَّکٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ یعنے یہہ وہ لوگ ہین کہ اگر قدرت دین ہم انکو بیچ زمین
کی قایم رکہین نماز اور دین زکوۃ اور حکم کرین ساتہہ بہلائی کی اور منع کرین نامعقول باتسی سو مطابق اسکی
ایسا ہی واقع ہوا اور انکو بڑی قوت اور حکمرانی حاصل ہوئی ہکذا فی المدارک والحسینی تیرہوان معجزہ یہہ
ہی کہ جب آنحضرت ہجرت کیوقت جحفہ مین پہونچی تو آپکی خاطر مبارک مین شوق مکہ معظمہ کا جو آپ کا مولد
شریف تہا غالب ہوا اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی جو سورہ قصص مین مذکور ہی لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ
البتہ پہیر لاویگا تجکو خدا تعالی مکہ مین سو مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ خدا تعالی بموجب اپنی وعدہ کی بڑے
شان شوکت سی آنحضرت کو پہر مکہ مین لایا۔ ہکذا فی المدارک والجلالین چودہوان معجزہ یہہ ہی جو سورہ
تبت مین ہے فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ خبر دی کہ ابولہب کی عورت پوست کہجور کی رسّی سے پہانسی
لگ کر مر جاویگی چنانچہ مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ ایکدن وہ گٹہہ لکڑیونکا باندہ کر جنگل سی لاتی تہی
اور گٹہہ کا رسّہ اوسکی گردن مین تہا اثنا راہ مین وہ تہک گئی اسلیے اوسنی ایک پتہر سے تکیہ لگا کر گٹہہ وہین
رکہدیا اتفاقا گٹہہ پتہر پر سی سرک گیا فورًا وہ پہانسی لگ کر مر گئی۔ ہکذا فی الحسینی وفتح الرحمن پندرہوان
معجزہ یہہ ہی جو سورہ انعام مین ہے سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَکْنَا وَلَا
اٰبَآؤُنَا خبر دی کہ شتابی کہینگی وہ لوگ جو شرک کرتے ہین اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتی ہم اور نہ باپ ہمارے
سو مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ بعد نزول اس آیت کی مشرکون نے ایسا ہی آپ سی آکر کہا حالانکہ نہ کہنی ایسی
بات سی ایک عمدہ مطلب واسطی تکذیب اخبار آنحضرت کی اونکو حاصل تہا عقل منصف کی نزدیک یہہ ایسا

کذا فی الحسینی
والمدارک
وسیف ۱۲

ہین جسکو خواہش اوسکے معلوم کرنیکی ہو وہ بڑی کتابونکی طرف رجوع کرے اندنونمین ایک عالم کامل اور
فاضل اجل نے ایک کتاب بیان معجزات مصطفویہ مین تالیف کیہی اور ثابت کیاہی کہ تمام قسمون مین ہمارے
پیغمبر خداسے بہت سی معجزات ظاہر ہوئے ہین اور قریب سو پیشین گوئی آنحضرت صلعم کی بروایات ثقہ معتبرین
اوس رسالہ مین درج ہی - فقیر باران معجزہ یعنی چھہ پیشگوئی اور چھہ معجزہ اور اوس کتاب سے نکالکر بطور
نمونہ معرض تحریر مین لاتا ہے پہلی پیشگوئی تمام صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رضہ سی روایت ہی کہ آنحضرت صلعم
نی فرمایا کہ پیشتر آنے قیامت سی ایک آگ ملک حجاز مین ظاہر ہوگی کہ جسکی روشنی سے شہر بصرہ کی پہاڑیان
جنکا نام اعناق الابل ہے روشن ہونگی یعنے اسقدر وہ آگ روشن ہوگی کہ روشنی اوسکی ملک حجاز سے
شہر بصرہ تک جو ملک شام مین شہر دمشق سے چند منزل کے فاصلہ پر واقع ہے پہنچیگی اونٹ اوس شہر کے
اوسکی روشنی مین رستہ چلینگے انتہی - مطابق اس حدیث کی ایسا ہی ہوا کہ آخر عہد خلافت عباسیہ مین بتاریخ
سوم جمادی الآخر سنہ ۶۵۴ ہجری روز جمعہ وہ آگ ملک حجاز مین متصل مدینہ منورہ کی مثل شہر عظیم کی ظاہر
ہوئی اور اوسمین قلعہ و برج اور کنگری بھی تہی طول اوسکا بقدر چار فرسنگ اور عرض چار میل اور بلندی
اوسکی بقدر نصف قامت آدمی کے تہی اور مانند دریا کی موج زن اور سیلاب کیطرح روان اور بادل
کی مثل اوسکی گرج تہی اوسکی روشنی نے جہان کو ایسا روشن کردیا کہ مدینہ کی اکثر رات کو بہی مثل دنکی اپنی کام مین
مصروف رہتی تہے اور اس آگ کے روشنی ساکنان مکہ اور بصرہ کی بھی دیکہی قسطلانی نے اپنی کتاب
مین جو اس آگ کی بیان مین اوسنی تصنیف کی ہے لکہا ہی کہ وہ آگ ۲۷ رجب سنہ مذکور کو معدوم ہوگئی
پس اٹہاون روز وہ آگ روشن ہے یہہ پیشگوئی آنحضرت صلعم کی اسطرح ظہور مین آئی ہے کہ کسیطرح مخالف
کو اسمین انکار کی گنجائش نہین جبکہ یہہ خبر صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کتب معتبرہ احادیث مین جو صدہا
برس پیشتر وقوع اس واقعہ سی تصنیف ہوئی ہین مندرج ہی مثلاً صحیح بخاری اور صحیح مسلم جو سوا چار سو برس
پیشتر ظاہر ہونے اس آگ سی جمع ہوئی ہین اور اون دونونمین یہہ خبر موجود ہی اور بعینہ مطابق خبر کے
ظہور بہی ہوا ہے پس عاقل کو کسیطرح ثبوت اس پیشگوئی مین انکار کی مجال نہین دوسری پیشگوئی
ابوداؤد نی حضرت ابوبکرہ رضہ سی روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا کہ متصل نہر دجلہ کی ایک بڑا
شہر مسلمانونکا آباد ہوگا اور آخر زمانہ مین قوم ترک اس شہر پر حملہ کرینگی آدمی اوس شہر کے تین فرقہ ہوجاینگی
ایک تو مال اسباب اپنا چارپایونپر لادکر بہاگ جاوینگی اور دوسرا فرقہ بادشاہ ترکان سی پناہ

کریں اور دادِ مردانگی اور بہادری کا دیکر درجہ شہادت کا پاویںگے انتہی مطابق اسحدیث کی سنہ ۶۵۶ ہجری
کو عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسیہ مین ایساہی ہوا کہ ترکان تتار نے مسلمانونکی دار الخلافہ شہر بغداد پر جسکی
درمیان نہر دجلہ واقع ہے حملہ کیا باشندگان شہر مین سے بعضونے بہاگنا چاہا مگر ترکون کی ہاتہ سے
رہائی نہ پائی اور بہت سی امیر اور سردار معہ خلیفہ مستعصم باللہ کی بادشاہ ترکان کی امان مین آئی لیکن
وہ بہی قتل کیے گئی اور ایکفرقہ نے کمال دلاوری اور بہادری سے ترکونکا مقابلہ کیا اور گلگونہ شہادت سے
اپنا چہرہ رنگین کیا اس پیشگوئی مین بہی مخالف کو کسیطرح انکار کی مجال نہین کیونکہ جن کتابون مین یہہ
خبر درج ہوئی ہے وہ کئی سو برس پیشتر وقوع اس خبر سے تصنیف ہوئی ہین مثلاً سنن ابو داؤد کہ جسمے
بہی یہہ پیشگوئی لکہی ہے چار سو برس پیشتر ظہور اس خبر سے تالیف ہوئی ہی تیسری پیشگوئی صحیح بخاری
مین حضرت ابو بکرہ رض سی روایت ہی کہ جناب رسولخدا نے امام حسن کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہہ بیٹا میرا
سردار ہی اور خدا تعالی سے امید ہی کہ اسکی سبب سے دو بڑی بہاری فرقے مسلمانونمین صلح ہو انتہی پس
مطابق اسحدیث کی ایسا ہی ہوا کہ سنہ ۴۱ ہجری مین درمیان لشکر شام کی جو سردار اوسکا معاویہ اور لشکر
عراق کے جو ہمراہ جناب امام حسن رض کے تہا امام حسن رض کے سبب صلح ہوئی چنانچہ یہہ قصہ تواتر سی مشہور ہے
چوتہی پیشگوئی صحیح مسلم مین حضرت جابر بن سمرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نی کہ ایک جماعت
مسلمانونکی کسری بادشاہ فارس کے خزانہ کو جو سفید محل مین تہا ہی بعد فتحیابی کے اپنی قبضہ اور تصرف
مین لاویگی انتہی مطابق اسکے عہد خلافت حضرت عمر رض مین ایسا ہی ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے
شہر مدائن کو جو دار الخلافہ خاندان کسری کا تہا فتح کر لیا اور یزدجرد جو اوس زمانہ مین وہانکا بادشاہ تہا
بہاگ گیا اور تمام خزانہ محل سفید کا اہل اسلام کی قبضہ مین آگیا پانچوین پیشگوئی صحیح مسلم مین حضرت
ابو ذر رض سی روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نی کہ مصر مسلمانونکی ہاتہ سی فتح ہوگا اور ابو ذر رض سی فرمایا کہ مصر
مین جب تم دو آدمیونکو ایک اینٹ کی جگہہ پر جہگڑتے دیکہوگی تب وہان سی نکل آئیو انتہی مطابق اسکے
ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رض کی عہد مین مصر مفتوح ہوا اور حضرت ابو ذر نی ایکدن عبد الرحمان بن شرحبیل
بن حسنہ اور ربیعہ اوسکی بہائی کو ایک خشتی جگہہ پر لڑائی کرتے دیکہا پس وہانسی یہہ چلی آئی چہٹی پیشگوئی
مسلم نے ابی قتادہ سی روایت کی ہے کہ ایام غزوہ خندق مین عمار بن یاسر رض جو کہودنی خندق مین
مشغول تہے اونکی سر پر جناب رسولخدا صلعم نی اپنا ہاتہ مبارک رکہکر فرمایا افسوس ای ابن سمیہ کہ تجکو
ایک جماعت باغیونکی قتل کریگی انتہی مطابق اسخبر کی ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمار بن یاسر جنگ صفین
مین جو ساتہ حضرت علی رض کی تہے باغیونکی ہاتہ سی شہید ہوئے پہلا معجزہ وارد ہونے حضرت امام عمر

سی روایت کی ہے کہ ہم ایک سفر مین جناب رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر تھے ایک اعرابی آپکی خدمت مین حاضر
ہوا آپنے فرمایا کہ کیا تو اسبات کی گواہی دیتا ہے کہ کوئی پرستش کے لایق نہین مگر ایک خدا اور محمدؐ بندہ
اور بہیجا ہوا اوسکا ہی اعرابی نے کہا کہ آپکی اسبات پر کون گواہ ہی آنحضرتؐ نی فرمایا کہ یہہ درخت سلم
کا اور اوس درخت کو طلبی اشارہ کیا فوراً وہ درخت جو کنارہ میدان پر واقع تہا زمین کو پہاڑ کر آنحضرتؐ
کی خدمت شریف مین حاضر ہوا آنحضرتؐ نی تین دفعہ اوسی گواہی طلب کے وہ درخت تین مرتبہ آنحضرتؐ
کی قول کے تصدیق کرکے آنحضرتؐ کی حکم سے پہر اپنی جگہہ پر چلا گیا دوسرا معجزہ صحیح بخاری مین
مذکور ہے کہ جنگ خیبر مین سلمہ بن اکوع کی پنڈلی پر ایک سخت ضرب پہنچی تہے جسّی اوسکا بچنا نہایت
مشکل تہا جناب رسولخدا نی تین دفعہ زخم پر دم کر دیا اوسیوقت زخم کا نشان جاتا رہا اور ہر طرحسی
صحیح وسالم ہوگئی تیسرا معجزہ صحیح مسلم مین حضرت جابرؓ سے روایت ہی کہ ایک سفر مین جناب رسولخدا
کو قضای حاجت کی ضرورت ہوئی کوئی اوسجگہہ پردہ نتہا اوس میدان کی کنارہ پر دو درخت تہی آنحضرتؐ
ایک کی پاس گئے اور شاخ اوسکی پکڑکر اوسی فرمایا کہ خدا کی حکم سے میرا تابعدار ہو وہ درخت مثل اونٹ
کی جو مہار اوسکی کہینچنے والی کے ہاتہہ مین ہوتی ہے آنحضرتؐ کی ہمراہ ہوگیا آپنے اوسکو اوسجگہہ ٹہرایا جو بیچا بیچ
مسافت کا دونون درختونمین تہا پہر آپ نی دوسری درخت کی پاس تشریف لیجا کر اوسکو بہی اسیطرح
فرمایا وہ درخت بہی مثل درخت سابق کے آپکی ساتہہ ہوگیا اور آپنے دونون درختونسی فرمایا کہ خدا
کی حکم سے آپسمین ملجاؤ فوراً وہ دونون مل گئے آپنے اونکی آڑ مین قضای حاجت فرمائی بعد ازان
وہ دونون درخت علیحدہ ہوکر اپنی اپنی جگہہ پر قائم ہوگئی چوتہا معجزہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین
حضرت ابوبکرؓ سی روایت ہی کہ اثنای راہ ہجرت مین جب سراقہ بن مالک تعاقب آنحضرتؐ کی آیا آپکی دعا سے
زمین نے سراقہ کی گہوڑے کو شکم تک نگل لیا تب وہ حیران ہوکر عجز سے پیش آیا اور پہر آپکی دعا سی اوسنی اوس
مہلکہ سی رہای پائی پانچوان معجزہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کتب معتبر احادیث مین حضرت جابرؓ
سی روایت ہی کہ جنگ حدیبیہ مین لشکر نے آنحضرتؐ کی حضور مین بے آبی کی شکایت کی آپنی اپنے دست
مبارک کو ایک پانی کے برتن مین جو آپکی سامنی رکہا تہا رکہدیا فوراً آپکی انگلیون سے پانی کی چشمے جاری
ہوگئے سب آدمیون نے جو ڈیڑہ ہزار شمار مین تہے پانی پیا اور وضو بہی کیا حضرت جابرؓ فرماتی ہین کہ اگر ہم
لاکہہ آدمی بہی ہوتی تو بہی ہمکو وہ پانی کفایت کرتا چہٹا معجزہ صحیح بخاری مین براء بن عازب سے
روایت ہی کہ عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی بباعث گر پڑنے کی زینہ پر سی ٹوٹ گئی تہی جناب رسول خداؐ
نی اپنا ہاتہہ مبارک اوس پر پہیر دیا فوراً وہ اچہی ہوگئی گویا کہ کبہی زخمی نہوئی تہی یہہ بائیس معجزی محمدی جو ثبوت

...پیغمبرون کی معجزون کو تو ... معرض تحریر مین آئی اور منجملہ اونکی دس معجزی قرآن مجید
سی لکہی گئی ہین جو بموجب قاعدہ عیسائیونکی بہی واجب الاعتبار ہین اور قطع نظر انحضرت صلعم کی معجزات
سی ہزارہا کرامتین آپکی امت اولیاؤن سے ظہور مین آئی ہین کہ جنکا احوال اونہین کتابون مین جو اکثر
اوسی زمانہ مین تصنیف ہوئی ہین موجود ہی — اب اسجگہہ ایک کرامت مردہ زندہ کرنیکی جو حضرت عیسیٰ کا معجزہ
ہی اور عیسائی اس معجزہ کو درجہ الوہیت حضرت مسیح ع کا قرار دیتی ہین نقل کرتا ہون — امام یافعی نے
اپنی کتاب مرآۃ الیقظان مین لکہا ہی کہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی سے کرامت مردہ
زندہ کرنیکی اسوجہ سی واقع ہوئی ہے کہ ایک بڑہیا عورت نے اپنی بیٹے کو آپکی خدمت مین واسطی حاصل کرنے
طریقت کی سونپا تہا اور وہ لڑکا آپکی خانقاہ مبارک مین رہتا تہا اور کبہی کبہی اوسکو اوسکی ماں دیکہنے
آیا کرتی تہی ایکدن آکر دیکہا کہ لڑکا اوسکا نہایت لاغر اور ضعیف ہوگیا ہی اور جَو کی روٹی کہا رہا ہی اور جب
وہ شیخ کی حضور مین گئی تو کیا دیکہتی ہے کہ آپ مٹہی مرغیون کا گوشت بریان کیا ہوا نوشجان فرما
رہی ہین اوس عورت نی عرض کی کہ یا حضرت کیا سبب ہی جو آپ مرغیون کا گوشت کہا رہی ہین اور بیٹے
میرے کو فقط جَو کی خشک روٹی دیتی ہین اوسیوقت آپ نی اپنا دست مبارک مرغیون کی ہڈیون پر رکہکر فرمایا
قُومِي بِإِذْنِ اللهِ الَّذِي يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ فورا وہ مرغیان زندہ ہوگئین اور پر مار کے
آواز کرنا شروع کیا آپنے اوس عورت کو فرمایا کہ جب تیرا بیٹا اس درجہ کو پہنچ جاوی اور ریاضت
کی اوسکو حاجت نہ رہی تب جو چاہی سو کہاوی **سوال دوم** کس لیے قرآن سے ثابت ہونگی ضرور ہے
کہ قرآن سی ثابت ہون کیونکہ اگلی پیغمبرونکی بہی معجزی اونہین کے کتابونسی ثابت ہین **جواب**
پہلی سے ظاہر ہوگیا کہ انحضرت صلعم کی معجزی قرآن شریف سے اچہیطرح ثابت ہین — اور یہہ بات کہ انبیای
سابقین کے معجزات اونہین کے کتابون سی ثابت ہین محض جہوٹ ہی — ہم یہہ پوچہتی ہین کہ مطلب اونکی
کتابون سی کیا ہی اگر یہہ ہے کہ وہ کتابین جو خدا کی درگاہ سی اونپر نازل ہوئی ہین مثل قرآن کی ہین
جو انحضرت صلعم پر نازل ہوا ہی تو یہہ بات بالکل برخلاف اعتقاد عیسائیون کی ہے کیونکہ وی تو مجموعہ
بیبل کو ہرگز خدا کیطرف سی اوتارا ہوا نہین جانتی بلکہ اعتقاد اجماعی اون کا یہہ ہے کہ بجز اون دس کلمون
کی جو حضرت موسیٰ ع کو تختیون پر لکہی ہوئی خدا کیطرف سی نازل ہوئی تہی اور کچہہ خدا کیطرف سی نہین
اوترا — اور اگر مطلب یہہ ہی کہ وہ کتابین تصنیف کی ہوئی اون پیغمبرون کی ہین تو اول یہہ مثلیت
ہی اونکی محض غلط ہی کیونکہ فی الواقع اور حسب عقیدہ اہل اسلام قرآن شریف انحضرت صلعم کی تصنیف
نہین ہے بلکہ خدا کیطرف سی نازل ہوا ہی — اور دوئم یہہ کہ یہہ بات تمام وجہ پر ہرگز صادق نہین

اسلیے کیونکہ سب فرقے عیسائیون کی بائیبل کو بہ حضرت عیسی کی ... ہین ... دو انجیلین ... کی
تصنیف سی ہین جو حواری تہے اور تیسری انجیل حواری کی بہی تصنیف نہین ہے بلکہ لوقا شاگرد
پولوس کی تصنیف ہی جو وہ خود بہی حواری نہین تہا بلکہ یہودی تہا اور اوسنی اپنی تئین بعد ارتفاع
حضرت مسیح ع کی جعل سے عیسائی قرار دیا تہا پس اسصورت مین معجزات عیسوی بالکل ثابت نہوئی
کیونکہ کتاب تصنیف حضرت عیسی مین وہ معجزات حسب اعتقاد عیسائیونکی ہرگز نہین لکہے گئی - اور اگر
کتاب بے پیغمبر کے طرف منسوب کرنی سی یہہ مطلب ہے کہ وہ کتاب اس پیغمبر کے احوال مین تصنیف ہوئی ہے
پس یہہ صفت اگرچہ اناجیل مروّجہ وغیرہ کتب پر صادق آتی ہے لیکن اونکی مقابلہ مین ہماری کتب
تواریخ مین مثل مدارج النبوت و معارج النبوۃ وغیرہ نہ قرآن شریف بلکہ تنہا فرق ضرور ہی کہ ہماری کتب
تواریخ جن مصنفونکی طرف منسوب ہین اونہین کی تصنیف سی بالقطع والتواتر ثابت ہین بخلاف کتب
بائیبل کی کہ اونکا تصنیف ہونا منسوب الیہم سے قطعا ثابت نہین ہوسکتا اور نیز یہہ کہ جیسی روایات
شنیعہ اور واہیات بائیبل مین درج ہین ویسی ہماری کتب تواریخ مین ہرگز درج نہین - اور وہ جو
عیسائیونکا اعتقاد ہی کہ وہ کتابین جو پیغمبرون کیطرف منسوب ہین اونہین کی تصنیف سی ہین اور وہ پیغمبر
کتابین زمانہ وقوع اون حالات مین تصنیف ہوئی ہین اور وہ سب کتابین روح القدس کی تائید سے
تصنیف ہوئی ہین جنمین کسیطرح سہو اور خطا و کذب کا احتمال نہین ہے فقط - پس یہہ دعوی بالکل
باطل ہے اور بنظر غور جملہ کتب بائیبل ہرگز تصنیف انبیا یا اونکی اصحاب سے کہ جنکی طرف وہ منسوب ہین
نہین ہین اور اونکی مصنفونکا حال مطلق معلوم نہین کہ وی کون تہے اور کہان رہتی تہے بلکہ تصنیف
ہونا اون کتب کا کسی معلم نامعتبر سے خود اونہین کتابونسی ظاہر ہے اور بہت سی دلیلین اسبات پر قائم
ہین قدری اونسی بطور نمونہ اسجگہہ لکہی جاتی ہین اول کتاب خروج باب ۱۶ اورس ۳۵ مین لکہا ہے
کہ بنی اسرائیل جبتک کہ وہی کنعان مین آئی من کہاتی رہی انتہی - حالانکہ حضرت موسی بالاتفاق از
روئی اوسی کتاب کے پیشتر پہونچنی بنی اسرائیل کے کنعان مین وفات پاچکی تہے - پس اگر یہہ کتاب
حضرت موسی کی تصنیف ہوتی تو اوسمین یہہ قصہ زمانہ مابعد موسی کے موت کا کیون درج ہوتا دوم
کتاب گنتی باب ۳۲ اورس ۴۱ مین لکہا ہی - منسا کا بیٹا یائیر نکلا اور اوسنی اوس نواح کی بستیونکو لے
لیا انتہی - اور از روی بائیبل کے بالاتفاق ثابت ہی کہ یائیر پیچہے حضرت موسی کے ہوا ہی سوم
کتاب استثنا کی باب ۳ اورس ۱۴ مین لکہا ہی کہ منسا کی بیٹے یائیر نے ارغوب کی مملکت ساری جسور تون
اور معکاتیون کی نواحی تک لی لے اور اوسی اوسکا جا لوت یائیر باسان نام رکہا جو اوسکا نام تہا

[illegible] ہی جسکا آخر حضرت موسیٰ سی یقیناً ثا

ہی اسبات ہی پر دلالت کرتی ہے کہ کتاب مذکور حضرت موسیٰ کی تصنیف نہین بلکہ بہت مدت بعد زمانہ
یائر کی بہی تصنیف ہوئی ہی چنانچہ یہہ عبارت کہ جو اوسکا نام تہا وہی آجتک ہی ذ اسبات پر نص
صریح ہے کیونکہ ہر عاقل جانتا ہی کہ یہہ دستور نہین کہ بقائی حال زمانہ قریب کو اسطرح تعبیر کیا جاوی مثلاً
اگر کوئی کلیسا بنائی جاوی تو اوسکی زمانہ ساخت ہی مین بلکہ دس بیس سال تک یہہ نہین کہا جاویگا
کہ فلانی آدمی نے فلانی وقت فلانی شہر مین کلیسا بنائی تہی اور وہ ابتک باقی ہے چہارم
باب ۳۴ کتاب استثنا مین ذکر موت حضرت موسیٰ کا لکہا ہی اور یہہ نص صریح اسبات پر دلالت
کرتی ہے کہ یہہ کتاب بعد وفات حضرت موسیٰؑ کے تصنیف ہوئی ہی پنجم کتاب یوشع جو حضرت یوشع
کیطرف منسوب ہے اوسمین باب ۴ کی ورس ۹ تک یہہ لکہا ہی کہ جب یوشعؑ نی بنی اسرائیل کو لیکر
نہر اردن سی پار اوترنیکا قصد کیا تو وہ نہر پہٹ گئی اور زمین نکل آئی یوشعؑ نی اوسجگہہ بارہ پتہر
نصب کیئے چنانچہ وہ پتہر آجتک موجود ہین انتہے ۔ یہہ عبارت بہی بموجب محاورہ کی اسبات پر دلالت
کرتی ہے کہ وہ کتاب بہت مدت بعد حضرت یوشعؑ کی تصنیف ہوئی ہی اور ایسی عبارت اس کتاب مین
اور بہی بہت جگہہ واقع ہوئی ہے ششم کتاب صموئیل مین بیان وفات صموئیل کا لکہا ہے
ہفتم شروع باب ۲۵ کتاب امثال سلیمان مین لکہا ہے ۔ اور یہہ بہی سلیمان کی امثال ہین جنہین شاہ
خرقیاہ کے دوستون نی خلاصہ کرکی لکہا ہی انتہے ۔ اور رسائل اخبار الایام سی معلوم ہوتا ہی کہ
خرقیاہ کو دوسو اٹہائیس سال بعد حضرت سلیمانؑ کی سلطنت ملی ہے ۔ ان دلیلونسی مثل آفتاب دوپہر
کی روشن ہے کہ توریت ہرگز تصنیف حضرت موسیٰؑ کے نہین اور اسیطرح اور کتابین جو اور پیغمبرون
کیطرف منسوب ہین ہرگز اونکی تصنیف نہین ہین بلکہ بہت مدت بعد اونکی تصنیف ہوئی ہین نہم اور جب
نسبت اون کتابونکی اون پیغمبرون کیطرف جو اونکی مصنف خیال کیئے جاتی ہین باطل ہوئی تو معلوم
نہوا کہ مصنف اونکا کون ہی پس یہہ دعوی ہمارا کہ وہ کتابین تصانیف اشخاص مجہول الحال ہین
اچہیطرح ثابت ہوگیا ہشتم کتاب خروج کی باب ۳۲ مین حضرت ہارون کی نسبت لکہا ہی کہ انہون
نی شرک کیا اور سونہری بچہیرا بناکر اوسکو اپنا معبود قرار دیا اور بنی اسرائیل سے اوسکی پرستش
کرائی فقط ۔ ظاہر ہی کہ شرک بہت بڑا گناہ ہی اور پیغمبر محض اسکے ہی رفع کرنی کیواسطی مبعوث ہوتے
ہین نہ یہہ کہ وہ خود ہی شرک کرین اور لوگونکو بہی شرک کی راہ دکہاوین پس یہہ روایت یقیناً
باطل اور محض جہوٹ ہی اور اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ مصنف کتاب موسیٰؑ کا کوئی [illegible]

نہم کتاب پیدائش کے باب ۱۹ مین ورس ۳۰ سے ۳۸ تک لکھا ہے کہ جب حضرت لوط نے بعد خرابی اپنے
قوم اور تباہ ہونی اونکی شہر کے غضب الٰہی سے پہار پر اقامت اختیار کی تب اونہون نے اپنی دونون دختر
سے زنا کیا اور دونون حاملہ ہوئین بڑی بیٹے نے جو لڑکا جنا اوسکا نام مواب کہا اور چھوٹی کا لڑکا بنی
عمی کے نام سے موسوم ہوا انتہی ۔ یہہ روایت بہی ظاہرا باطل ہے کیونکہ زنا کا صادر ہونا پیغمبر سے خصوصاً
اپنی بیٹیونکی ساتھہ بہت محال ہے پس یہہ روایت صاف اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ مصنف کتاب موسی
کا کوئی غیر ثقہ نامعتبر بیعلم شخص ہے ورنہ ایسی روایت واہی اپنی کتاب مین درج نکرتا اور عجیب تر یہہ بات ہے کہ
راعوث موابیہ حضرت مسیح ع کی جدات سے ہے اسلئے کہ حضرت داود ع یسی کے بیٹے ہین اور یسی بیٹا
عابد کا ہے اور عابد کی مان کا نام راعوث ہے جو اوسی مواب کی اولاد سے تہے ۔ پس دیکہو کہ اس روایت نے
حضرت مسیح ع کی نسب مین ناحق اولاد حرام کو داخل کر دیا ہے دہم کتاب پیدائش کے باب ۳۸ مین ورس ۱۲
سے آخر باب تک لکھا ہے کہ حضرت یہودا ابن یعقوب نے اپنی بہو تامار کے ساتھہ زنا کیا جس سے دو لڑکی جوڑہ
فارض اور زارح پیدا ہوئے انتہی ۔ ظاہر ہے کہ یہہ روایت واہی بہی بالکل باطل ہے کیونکہ کوئی عاقل ہرگز
یقین نہ کریگا کہ پیغمبر زادہ جو اوپر طریقہ اور دین پیغمبر کے ہو وہ مرتکب زنا کا خصوصاً اپنی بیٹے کی جورو کی
ساتھہ ہو اور یہہ روایت بیعلمی اور غیر معتبری مصنف پر بہی دلالت کرتی ہے کیونکہ علمائے ثقہ سے کب ہو سکتا
ہے جو بیان ایسی بات واہیات سے اپنے زبان کو آلودہ کرین بلکہ وے تو اپنی کانون کو بہی سننے ایسی باتون سے
محفوظ رکہتے ہین چہ جا کہ ایسی روایت شنیعہ کو اپنی دین و ایمان کی کتابون مین درج کرین اور واقفان اناجیل
مروجہ پر پوشیدہ نہ رہی کہ نسب حضرت مسیح ع کی اسی فارض سے ملتی ہے جو اس پاکیزگی کے ساتھہ پیدا ہوا ہے
پس نسب حضرت مسیح مین ان کیطرف سے باعتبار راعوث کی اور باپ کیطرف سے ہے باعتبار فارض کے بہت بڑے
زنا کو جو محارم کی ساتھہ ہے داخل کیا ہے حسب اقتضائی حق حضرت مسیح ع کی عیسائیون پر واجب ہے کہ ضرور ان کتابون
کو غیر معتبر جانکر یہہ عار اوسنے رفع کرین یازدہم ہارن صاحب مفسر اناجیل مروجہ نے اختلاف فاحش زمانہ تصنیف
اناجیل مروجہ مین ذکر کیا ہے کہ انجیل متی سنہ ۳۷ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ مین اور انجیل
مرقس سنہ ۵۶ یا ۶۳ مین اور انجیل لوقا سنہ ۵۳ یا ۶۳ یا ۶۴ مین اور انجیل یوحنا سنہ ۶۸ یا ۶۹ یا ۷۰ یا ۹۷ یا ۹۸ مین
تصنیف ہوئی ہے انتہی ۔ ایسا اختلاف فاحش زمانہ تصنیف مین کسی کتاب کتب احادیث یا تواریخ اہل اسلام مین
نہین ہے اور یہہ اختلاف اسبات پر نص قطعی ہے کہ وہ کتابین زمانہ وقوع معجزات مین ہرگز تصنیف نہین ہوئین
اور وہ اعتراض جو عیسائی اہل اسلام پر کرتے ہین کہ وہ کتب حدیث کہ جنمین ذکر معجزات محمد صاحب کا ہے زمانہ

... ہوتی ہین ... پر نہایت بڑی طرحسی مطلب ہوتا ہا کیونکہ درمیان سو اور ستانوین
اور اٹھانوین کے کچھہ فرق نہین ہے لیکن کتب اہل اسلام مین سب روایات بسند ثقات معتبرین مذکورین
اسطرحپر کہ مصنف نی وہ روایت فلانی عالم معتبر پرہیزگار سے اور اوسنی فلانی معتبر ثقہ سی اور اوسنی اوس
فلانی دیانتدار آدمی سے کہ جسنی بچشم خود اوسکو دیکھاہی سماعت کی ہے اور ان کتب حدیث کو اونکی
مصنفون کیطرف نسبت کرتی ہین کسیکو موافق اور مخالف سی کسیطرحکا کچھہ شک و شبہ نہین ہے اور معتبری
راویونکی اور عدالت و وثاقت اونکا بموجب فن اسماء الرجال کے بخوبی ثابت ہوتاہے اور اناجیل مروجہ باوجود
اسکی کہ وہ بہی زمانہ وقوع سی قریب ایک سو برس بعد تصنیف ہوئی ہین ہرگز اسناد پر شامل نہین کہ مصنف نے
اونکی روایات کو کسی سُناہی اور اوسنی کس سے تو کہ راوی کا معتبر یا غیر معتبر ہونا معلوم ہوا دوازدہم
انجیل متے کی باب ۱۲ ورس ۴۰ مین لکھاہے کہ حضرت مسیح ع نی فرمایا جسطرح حضرت یونس ع مچھلی کے پیٹ مین تین
دن رات رہا تہا اسیطرح ابن آدم بہی تین دن رات زمین مین رہیگا اور نسخہ عربیہ ۱۸۳۱ع مین بہی صاف لکھا ہے
کہ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّثَلٰثَۃَ لَیَالٍ یعنے تین دن اور تین رات۔ حالانکہ اناجیل مروجہ سے باتفاق جملہ عیسائیان
ثابت ہے کہ حضرت مسیح ع بعد صلیب کے جمعہ کی شام کو مدفون ہوگئے ہے اور لاش اونکی قبر سے پیشتر طلوع آفتاب
یکشنبہ کی غائب ہوگئی پس اسحساب سی وہ صرف دو رات اور ایکدن قبر مین ہے اور ظاہر ہے کہ صادر ہونا
جہوٹہ کا جناب مسیح ع سی بہت ہی محال ہے پس اس روایت کو حضرت عیسی ع کیطرف منسوب کرنا محض غلط ہے
اور مصنف انجیل کے غیر معتبری اور عدم وثوق پر یہہ نہایت ہی کامل دلیل ہے سیزدہم انجیل متی کے باب
۲۴ اور انجیل مرقس کے باب ۱۳ اور انجیل لوکا کا باب ۲۱ مین لکھاہی کہ جب حضرت مسیح ع بادلونمین بڑی قوت
اور اپنی جاہ وجلال سے ظاہر ہوکر آوینگی اوسوقت آفتاب سیاہ ہوجاویگا اور چاند اپنی نور کو لی لیگا اور
ستاری گر پڑینگی اور قوت آسمان کی ٹوٹ جاویگی تب تک اس زمانہ کی لوگ نہ گذرینگی انتہے۔ یہہ روایت
ہی خلاف واقع برآمد ہوی کیونکہ ابتک حضرت مسیح ع نی اپنی جاہ وجلال سے ظاہر ہوکر نہین آئی اور اوس زمانہ
کی وہ لوگ کبہی سب مرگئی ہین بلکہ اونکا نام ونشان بہی باقی نہین رہا اور بباعث محال ہونی کذب کے حضرت
مسیح ع سے ضرور یہہ روایت باطل ہے اور دلیل ہے اوپر عدم وثاقت مصنف انجیل کے چہاردہم نسب نامہ
حضرت مسیح ع مین جو انجیل متے کی باب اول مین مندرج ہی حضرت ابراہیم اور یوسف خاوند حضرت مریم ع کی درمیان
چالیس پشت لکہی ہین اور انجیل لوکا کی باب ۳ مین چھپن پشت لکھی ہین یہہ اختلاف بہی دلیل نامعتبری مصنف انجیل
کی ہے کیونکہ ضرور ایک اونمین سے سچا ہی اور دوسرا جہوٹہا۔ بعضی عیسائی جو اس اختلاف کی توجیہ
اسطرحپر کرتے ہین کہ ایک مین نسب پدری یوسف کا ذکر ہی اور دوسری مین نسب مادری محض باطل ہے کیونکہ

اس بات مین کہ یہی تہا کہ ایک انجیل مین بعد نام یوسف کی نام عورت کا ہوتا تھا کہ ایسا انہین مین دو نام
بعد نام یوسف کی نام مرد کا ہی اور عند العقل نسب مسیحؑ مین ذکر نسب یوسف کا دلیل کا اس ہے اوپر جعلی
اور عدم استقامت اور اکل اناجیل مروجہ کی اور نہ لکہا جانا اونکا روح القدس کے مدد سی جیسا کہ عیسائیون
کا اعتقاد ہی کیونکہ جسحالت مین حضرت مسیحؑ یوسف کی نطفہ سی پیدا نہوئی تو یوسف اونسی محض بے علاقہ تہا
پس لکہنا اس یوسف کا اونکی نسب مین گویا اقرار کرنا اونکی نہ پیدا ہونی کا کنواری کے پیٹ سی ہے کیونکہ سلسلہ
نسب مین وہی شخص لکہا جاتا ہی جو حقیقی باپ ہو کہ جسکی نطفہ سی وہ پیدا ہوا ہے غیر شخص کو نسب مین درج کرنے
سی کیا فائدہ اور یہہ بہی محال ہے کہ روح القدس کے مدد سی ایسی سخن بیہودہ اور خلاف مقصود صادر ہوں ؛؛
پانزدہم انجیل متے کی باب ۱۵ ورس ۳۰ مین لکہا ہی کہ بہت جماعتین لنگڑون اندہون گونگون اور ٹنڈون
اور اونکی سوا بہتیرونکو ساتہہ لیکر مسیحؑ کی پاس لائی اور اونہین مسیحؑ کی پانو پر ڈالا اور سب نے شفا پائی اور انجیل
مرقس کے باب ۷ ورس ۳۲ مین اوسی قصہ کی بیان مین لکہا ہی کہ ایک بہری گونگی کو اوسکی پاس لائی اور مسیحؑ نے
اوسکو بہیڑ مین سے علیحدہ لیجا کر اوسکی کانو مین اپنے انگلیان ڈالین اور اپنا تہوک اوسکی زبان پر لگایا اور
آسمان کیطرف نظر کرکے ایک آہ بہری اور اوسنی کہا کہ کہل جاؤ اوسیوقت اسکی کان کہل گئے اور صاف زبان
سی بولنے لگا انتہی ۔ دیکہو کہان ایک اور کہان بہت جماعتین اگر یہہ روح القدس کے مدد سی لکہی ہوتی
ہوتین تو ہرگز ایسا اختلاف انمین واقع ہوتا شانزدہم انجیل متے اور مرقس مین روایت قصہ صلیب مین لکہا
ہی کہ دونون چور جو حضرت مسیحؑ کی ساتہہ سولی دی گئے تہے آپ کو گالی دیتے تہے اور انجیل لوکا مین لکہا ہی کہ ایک
گالی دیتا تہا اور دوسرا گالی دینی والیکو ملامت کرتا تہا اور حضرت عیسیٰؑ نی ملامت کرنے والیکو کہا کہ تو
آج ہی میری ساتہہ بہشت مین ہوگا ۔ یہہ اختلاف صریحا دلیل جہوٹ کی ہے اور نیز یہہ روایت اخیرہ مخالف
اعتقاد عیسائیونکی ہے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰؑ عیاذا باللہ بعد صلیب کے ملعون ہوکر تین روز
دوزخ مین رہے ہین حالانکہ روایت مذکورہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ جناب مسیحؑ اوسی روز بہشت مین داخل
ہوئی ہین ہفتدہم انجیل متے کی باب ۲ ورس ۱۴ و ۱۵ مین بعد بیان روانگی حضرت مریم اور عیسیٰ
کیطرف مصر کے اور اوسے جگہہ رہنا اونکا موت ہیرودیس تک لکہا ہے کہ جو خداوند نی نبی کی معرفت
کہا تہا پورا ہوا کہ مینی اپنے بیٹی کو مصر سے بلایا انتہی ۔ اور یہہ اشارہ ہی طرف اوس عبارت کتاب ہوسیعؑ
نبی کے جو باب ۱۱ کی ورس اول مین واقع ہوئی ہے اور وہ یہہ ہی نسخہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ع اِن اسرائیل منذ
کان طفلاً انا احببتہ ومن مصر دعوت اولادہ یعنی جب اسرائیل لڑکا تہا مینی اوسکو عزیز رکہا اور
مصر سے طلب کیا مینی اوسکی اولاد کو ۔ ظاہر ہے کہ اسجگہہ حضرت ہوسیعؑ ذکر اوس احسان الہی کا جو بنی

عیسیٰ کی ساتھہ اس قصہ کو کسیطرحکا کچھہ علاقہ نہین ہے مگر یہہ کہ کتاب موسیٰ کی عبارت مذکور نسخہ عربی ۱۸۴۳ع
مین وسطی لطابق عبارت انجیل کے اسطرح محرّف کی گئی ہے کہ جب اسرائیل لڑکا تھا مینی اوسکو عزیز رکھا اور
اپنی بیٹے کو مصر سے بلایا تھا۔ لفظ اولاد کو جو جمع تھا مفرد کر دیا اور ضمیر مضاف الیہ کو جو اسرائیل کے
طرف پھرتا تھا حذف کر کے اپنی طرف مضاف کیا لیکن اوس ورس کے اگلی عبارت صاف بطلان اس تحریف
پر دلالت کرتی ہے کیونکہ لکھا ہے۔ کہ طلب کرنیکی وقت وہ اسیطرح اوسکی آگے سی پھر گئے ہین اور انہون نے
بعلیم کے آگی قربانیان گذرانین اور تراشی ہوئے مورتون کی آگی لوبان جلایا انتہی ظاہر ہے کہ ضمیر
جمع کا جو اس عبارت مین واقع ہوا ہی اوسی اولاد اسرائیل کیطرف پھرتا ہی جو پچھلی عبارت مین مذکور ہوئی ہے
اور تطابق اوسکا حضرت عیسیٰ پر ہرگز نہین ہو سکتا اور نہ لازم آتا ہی اونہون نے بعد طلب ہونی مصر سے
خدا سی پھر کر بت پرستی کے ہوا اور یہہ روایت صاف اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ مصنف انجیل کا علمائے
حقانی اور صاحب فہم و فراست سی نہین ورنہ عبارت کتاب موسیٰ کو ہرگز حضرت عیسیٰ پر تطبیق نہ دیتا۔
اسجگہہ انہین ستران دلیلون پر اکتفا کیا جاتا ہی اگرچہ مطالعہ کتب بائبل سے سو دلیل سے زیادہ اس مطلب جو
یعنی بیان کیا ہی قائم ہو سکتی ہین **تیسرا سوال** قرآن مین جو معجزے لکھے ہین کیا وی پیغمبر کے معجزے
لکھی ہین یا خدا کی عظمت و جلال کا بیان ہے اگر خدا کی عظمت کی لئے لکھی گئے ہین تو محمد صاحب کیطرف رجوع
کیون ہین **جواب** مطلب اس سوال سے معلوم نہین ہوتا کہ کیا ہے پیغمبر کا معجزہ ہر وجہ سی جو مذکور
ہو معجزہ ہونی سے خارج نہین ہو سکتا۔ سائل ظاہرا جو قرآن شریف کو کتب بائبل کے ساتھہ مقابلہ کرتا ہے
شاید مطلب اوسکا یہہ ہو گا کہ جیسا کہ طریقہ کتب تواریخ کا ہی ویسی ہے قرآن شریف مین بھی آنحضرت صلعم
کی معجزات استقلالا بطور قصہ معجزہ مذکور ہونگی یا یہہ کہ بیان عظمت الٰہی مین قصہ معجزہ کی خبر دی گئی ہو گی
پس حال یہہ ہی کہ قرآن شریف مثل اناجیل مروجہ کی تاریخ کی کتاب نہین ہے جو مقصود اوسکی قصون کا ذکر
ہو بلکہ وہ کتاب منزل من اللہ ہی اور غرض اوسکی ہدایت بنی آدم کی اور خالص کرنا اونکو گمراہی اور کفر سی
اور پاک کرنا نفسون کا بُری خصلتون سی اور آراستہ کرنا اونکا نیک اخلاق سے اور پر کرنا دلون کا محبت الٰہی
سی ہے پس اصل تذکرہ قرآن شریف مین انہین باتون کا ہی اور اجمالا قصون کیطرف بھی مناسب حال اوسمین
اشارہ واقع ہوا ہی۔ البتہ اگر قرآن شریف مثل کتب تواریخ کی ہوتا تو ضرور اوسمین اجتماع قصص کا بطور تواریخ
واقع ہوتا۔ بہر کیف جب کلام الٰہی مین کسی قصہ کا ذکر واقع ہوا اگرچہ وہ عظمت الٰہی کے بیان مین ہے مع
وجہ الاعتبار یہہ بخلاف اسکی کہ اگر قصہ معجزہ کا نقل کیا جاوی ... [illegible]

ہی جبر ... ہر گز وہ معجزہ [illegible]

صدیق جواب قرآن شریف عہد جناب رسول خدا ص مین لکھا گیا تھا اور ہر ایک صحابی کے پاس کچھ کچھ اجزا
موجود تھی عہد حضرت ابو بکر مین وہ سب اجزا ایک جگہہ جمع کئے گئی بعد ازاں حضرت عثمان رض نی اوسی قرآن
شریف سی چند نسخے نقل کرا کر باہر بھیجدیے جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ کتب احادیث مین مذکور ہے پانچوان
سوال شق القمر کسنی دیکھا اور جنہون نے اوسکو دیکھا تھا اونہون نے اپنی ہاتھہ سی گواہی لکھی ہے یا وہی صرف ناقل
اور دوسری اونسی راوی ہوئی ہین جواب شق القمر جو کفار مکہ کی درخواست سی واقع ہوا تھا آنحضرت ص
کی اصحاب اور سب حاضران وہ جگہہ نی اپنی آنکھہ سے دیکھا اور اصحاب نے قرآن مجید کو اپنی ہاتھہ سی لکھا ہے اور
اوسمین اس معجزہ کا ذکر موجود ہی اور اصحاب اس معجزہ کی ناقل ہے ہوئی ہین اور نقلت معتبرین نی اونسی روایت
کی ہے جنکی روایات کتب احادیث مین معہ سند متصل بطور تواتر موجود ہین چھٹا سوال کس سبب سے
اونہون نی آپ نہین لکھا کیا وی جاہل تھے جواب جواب مذکورہ بالاسی ظاہر ہے کہ اونہون نی آپ
لکھا ہی اور وی جاہل نہ تھی من مہتمم خصوصاً تفسیر عباسی کو دیکھنا چاہیے جو کہ آنحضرت ص کی اصحاب حضرت
عبداللہ بن عباس کیطرف منسوب ہے اور تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۷۷۹ مطبوعہ استنبول اور تفسیر ابی السعود جو حاشیہ
تفسیر کبیر پر ہے اور تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۸۶۱ تفسیر بیضاوی صفحہ ۳۳۴ چھاپہ احمدی تفسیر مدارک
جلد دوم چھاپہ حنیفی صفحہ ۲۴۴ تفسیر فتح البیان جلد ۴ صفحہ ۴۱ تفسیر رؤفی صفحہ ۱۷۴ اور صحیح بخاری مطبوعہ ۱۲۸۴ھ مصریہ صفحہ
۱۳۵ صفحہ ۱۴۷ مین اور جامع ترمذی صفحہ ۳۴۵ جلد دوم مین اور تیسیر الوصول صفحہ ۴۷۸ مجمع البحار جلد دوم صفحہ ۲۰۶ مین [illegible] معجزہ
شق القمر کا لکھا گیا ہے ساتوان سوال راوی اونکی کس زمانہ مین پیغمبر کے بعد ہوئی ہین جواب ظاہر اضمیر
لفظ) اونکی آنحضرت ص کی اصحاب کیطرف پھرتا ہے پس مطلب سائل کا یہہ ہے کہ جن لوگون نے اصحاب سے معجزہ
شق القمر کے روایت کی ہے کس زمانہ مین ہوئے ہین پس جواب اسکا یہہ ہے کہ وہ تابعین تھے اصحاب کے شاگردوں
مین سے جنہون نے اس معجزہ کو بلا واسطہ اصحاب سے سنکر روایت کی ہے اور اونسی تبع تابعین نے کہ جنکی روایت
کتب احادیث مین مندرج ہی آٹھوان سوال اونہون نی کسطرح کی روایت لکھی ہے کیا صرف سنے
بات لکھی ہے جواب جو بات کہ کسی شخص معتبر پرہیزگار دیانت شعار سی سنے جاوے تو ضرور وہ قابل
اعتبار ہوتی ہے اگرچہ وہ لکھی نہ گئی ہو اور اگر شخص غیر معتبر یا نامعلوم حال سے سنی جاوی تو ہرگز وہ لائق
اعتبار نہین ہوتی اگرچہ تحریر مین آجاوی پس بیان راویان معجزات محمدی ص جو حال ہر ایک کے ضبط اور عدالت
اور پرہیزگاری کا بخوبی معلوم ہے اور ہر ایک روایت اونکی بسند متصل اوس شخص تک کہ جسنی اوسکو بچشم
خود دیکھا ہی کتابون مین درج ہوتی ہے قابل اعتبار ہی - اور بیان مصنفان اناجیل مروجہ کا جو بعد

ثبوت معجزہ شق القمر از کتب معتبرہ تفاسیر و حدیث ۱۲ ف

کی نقل سے ہی لکھا ہے اور رجال معتبر کی وثاقت اور اونکی فہم کا اون دلیلونسی جو جواب سوال دوم
مین مذکور ہوئی ہین ظاہر ہوا ہے ہرگز قابل اعتبار نہین ہے **نوان سوال** دین کے کسی مخالف نی بہی
شق القمر پر گواہی دی ہے یا نہین **جواب** وقت وقوع معجزہ شق القمر کے جب کفار قریش نے مسافرون
سی دریافت کیا تو اون سبنے جو مسلمان نہین تہے اوسکی ملاحظہ کی گواہی دیدی چنانچہ گواہی اونکی کتب
معتبرہ حدیث مثل مسند امام احمد بن حنبل و بیہقی مین حضرت عبد اللہ بن مسعود اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے
روایت سے باسناد صحیحہ متصلہ ثابت ہی - اور اگر مطلب سائل کا یہہ ہے کہ کسی نے دین کے مخالفونمین سے
ہی اس معجزہ کو لکھا ہی یا نہین - پس اگر ثبوت معجزہ کیواسطی مخالفونکا نبی کے معجزہ کو اپنی کتاب مین لکھنا
شرط ہی تو اسصورتمین سب انبیاء کی معجزات ثابت نہونگی کیونکہ اونکی معجزات کو کسی نے دین کے مخالفون
مین سے نہین لکھا مثلا معجزات عیسوی کو کسی نے یہود مین سے اپنی کتاب مین نہین لکھا ہی **دسوان**
سوال مینے سُنا ہی کہ ایک یہودی نے اپنی کتاب مین اوسکی بابت کچہہ لکھا ہی سو اوسکا نام کیا ہی اور
اوسکی کتاب کہان ہے اور وہ کس زمانہ مین تہا **جواب** قصہ ذکر یہودی کا بابت شق القمر کے راقم کے
نظر سے نہین گذرا البتہ تاریخ فرشتہ کی بارہوین مقالہ مین لکھا ہی کہ سامری والی ملک ملیبار نی اپنے
ملک مین شق القمر دیکھکر واسطی دریافت اس واقعہ عجیبہ کے معتبر آدمیونکو ملکونمین بہیجا - جب معلوم ہوا کہ محمدؐ
سے شق القمر ہوا ہے تو سامری کشتی پر سوار ہو کر عرب مین گیا اور ملاقات جناب رسولخداؐ کی حاصل کرکے
مسلمان ہوا جب آپ سے رخصت ہو کر شہر ظفار مین پہنچا تو مرض مہلک مین گرفتار ہو کر جان بحق ہوا
چنانچہ قبر اوسکی اوس شہر مین اب تک زیارت گاہ عام ہی - اور سوانح الحرمین مین لکھا ہے کہ راجہ دہار جو
متصل دریای چنبل کے صوبہ مالوہ مین واقع ہے اپنی محل پر رات کو بیٹہا ہوا تہا دفعۃ کیا دیکہتا ہے
کہ چاند دو ٹکڑی ہو کر پہر آپسمین ملگیا ہے اسبات کو اوسنی اپنے پنڈتون سے دریافت کیا اونہون نے
کہا کہ ہماری کتابونمین لکہا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہوگا اور اوسکی ہاتہہ سے شق القمر ظاہر ہوگا بعد
ازان وہ راجہ اپنا ایلچی آنحضرتؐ کی حضور مین بہیجکر آپ پر ایمان لایا آنحضرتؐ نی اوسکا نام عبد اللہ
رکہا اور قبر اوس راجہ کی اوس شہر مین اب تک زیارت گاہ عام ہے اور تاریخ فضیلے مین بہی یہہ قصہ اسیطرح
مذکور ہے **یارہوان سوال** شق القمر کے معجزے کی بابت عرب کی گرد نواح کی نجومیون یعنی
فارس اور ہند اور شام کی رہنے والون نی کسواسطی کچہہ نہین لکھا اور اگر لکھا ہے تو اونکی کتاب کا
کیا نام ہے اور کس زمانہ مین لکھا اور اونکی کتابین کہان ہین **جواب** کتاب یوشع کی باب ۱ مین ورس

تمام دن مغرب کیطرف مائل نہوا۔ حالانکہ یہہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ سورج بقدر باران گہنٹہ
کی آسمان کے بیچون بیچ ٹہرا رہا ہوگا اور وہ دن دو دن کے برابر ہوا ہوگا اور رات اون لوگونکی کہ جنکی
ملک مین اوسوقت رات تہی برابر دو رات کی ہوئی ہوگی پس یہہ حادثہ عظیم جسطرح کہ واقع ہوا ہے ضرور تہا
کہ تمام عالم کو اوسکی خبر ہوئی ہوگی حالانکہ کسی نے گرد نواح شام کی نجومیون مین سے اس قصہ کو نہین لکہا
اور کس لیے کتب ہنود اور مجوس اور چینیان مین یہہ قصہ درج نہین ہوا۔ اور نیز کتاب اشعیا کی باب ۳۸
ورس ۸ مین معجزہ حضرت اشعیا کا لکہا ہی کہ اونہون نے سورج کو دس درجہ پیچہے ہٹایا۔ حالانکہ پہیرنا سورج
کا دنمین بقدر دس درجہ کی ظاہرتر ہی شق القمر سے جو رات مین ایک ساعت کیواسطی ہوا تہا پس کسلیئے بجز کتاب
اشعیا نبی کے تواریخ ہنود اور پارسیون اور چینیون مین مذکور نہین ہوا۔ پہر انجیل لوقا کی باب ۲۳ ورس ۴۴
مین صلیب کے ذکر مین لکہا ہی یہ چہٹوین گہنٹی کے قریب تہا کہ ساری زمین پر اندہیرا چہا گیا اور نوین گہنٹہ
تک رہا اور سورج سیاہ ہوگیا انتہی۔ اب مین پوچہتا ہون کہ کس لیئے یہہ قصہ کتب ہنود مین جو ہمعصر حضرت
مسیح کی تہے اور دوسری مذہب والونکی کتابون مین درج نہین ہوا۔ پس اگر بباعث نہ مندرج ہونے
شق القمر کے دوسری مذہب والونکی کتب تواریخ مین اس معجزہ پر کذب لازم آتا ہے تو معجزات مذکورہ
بالا پر بطریقہ اولی کذب لازم آویگا کیونکہ ظاہر ہے کہ شق القمر رات کی وقت واسطی دیکہانی منکران
قیامت کی چند لحظہ کی لیئے ہوا تہا اور اکثر لوگونکی عادت ہو رہی ہے کہ رات کو اپنی اپنی مکانون سے سو رہتے
ہین اور اوسوقت ہر ایک نظر چاند کیطرف نہین ہوتی جو اوسکی کل معاملات سی خبردار ہون اور فن ہیئت کے
رو سی اکثر جگہہ اوسوقت چاند آسمان کی کنارون مین ہوگا اور کئی جگہہ بیچ ابر اور برف کی بخلاف وقائع
مذکورہ بالا کی جو دن بہر قائم رہے ہین خصوصا پہلا معجزہ جو برابر باران ساعت آسمان کی وسط مین سورج
ٹہرا رہا ضرور ہے کہ تمام جہان اوس پر مطلع ہوا ہو کیونکہ جن لوگون کیطرف اوسوقت دن تہا اونہون نے
تو بباعث دو چند ہونی دنکی اور جنکی طرف رات تہی اونہون نے بسبب دو چند ہونی رات کی معلوم
کر لیا ہوگا اور کمال بیشرمی کی بات ہی جو عیسائی لوگ معجزہ شق القمر کے بابت ایسی قیل و قال کر کے
اوسکی تصدیق مخالفونکی کتابونسی طلب کرتی ہین اور معجزات مندرجہ اپنی کتابونپر ہرگز ایسی اعتراض نہین
کرتے **بارہوان سوال** محمد صاحب کی اصحاب کی تصنیفات سی یہہ کچہہ موجود ہی اور اونکی
تصنیفات مین معجزی کی بابت کچہہ لکہا ہی اوس کتاب کا کیا نام ہے اور وہ کہان ہے اور کس کے
تصنیف سے ہے اور کتنی آدمی ہین جنہون نی اوسکی بابت لکہا ہی **تیرہوان سوال** اور اگر اور راویون نے

[illegible] اصحاب کے قول [illegible] کچہہ [illegible] لکھا ہوا لکھا ہی یا اونکی لکھے ہوئی سے لکھا ہی اسصورتمین اونکا لکھا ہوا
کہان ہے اور راوی کی زمانہ اور صاحب قول کے زمانہ مین کیا فرق ہی **جواب** ہرچند آنحضرتؐ
کی اصحاب سے کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئے لیکن معجزات جناب رسولخداؐ کی اصحاب کی وسیلہ سے متواتر منقول
ہوئی ہین اسطرحپر کہ اصحاب سے تابعین نے اور تابعین سے تبع تابعین نے بلاواسطہ سنکر نقل کئے ہین اور
روایت انکی کتب احادیث مین معہ سند موجود ہی اور ہر راوی اوس شخص کا کہ جس سے وہ روایت کرتا ہی
ہم زمانہ ہوا ہی پس یہہ سوال کہ راوی اور صاحب قول کے زمانہ مین کیا فرق ہی اگر مطلب اس سے یہہ ہے
کہ اوس شخص کے زمانہ اور صحابی کے زمانہ مین جس سے کہ اوسنے روایت کی ہے کیا فرق ہے تو جواب اسکا
یہی ہے کہ کچہہ فرق نہین تابعی نے صحابی سے اپنی کانون سنکر روایت کی ہے۔ اور اگر مطلب یہہ ہی کہ
زمانہ مصنف کتاب حدیث اور زمانہ صحابی مین کیا فرق ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اکثر کتب احادیث ایک سو
سال بعد آنحضرتؐ کی تصنیف ہوئے ہین جیسی کہ اناجیل مروجہ بھی بموجب اقرار عیسائیون کی اسیقدر مدت بعد
حضرت مسیحؑ کی تصنیف ہوئی ہین لیکن وہ فرق جو مین پیشتر اس سے لکھہ چکا ہون ملحوظ رہی کہ نام اور معتبر
و ثاقت مصنفان کتب احادیث کی مشہور و معروف ہے اور انہون نے آنحضرتؐ کی معجزات معتبر
راویونکی سند و نسے جو راستی اور دیانت و پرہیزگاری مین مشہور تہی نقل کیا ہی بخلاف مصنفان اناجیل مروجہ کے
کہ نہ تو اونکا حال معلوم ہوتا ہی کہ وہ کون ہے تہے اور نہ انہون نی اپنی روایات کی سند ذکر کی ہے اور یہہ
دعوی کہ مصنفان اناجیل مروجہ بچشم خود دیکہنی والی معجزات عیسوؑیہ تہی محض غلط ہی قطع نظر اون دلیلونسی
جو اسکے آگے مینی بیان کی ہین کامل دلیل بطلان اس دعوی پر یہہ ہی کہ کسی جگہہ کسی نے مصنفان اناجیل
مروجہ مین سے ایسی عبارت نہین لکھی کہ جس سے صریحا یا اشارتا معلوم ہو کہ مصنف اپنا دیکہا ہوا حال
لکہتا ہی حالانکہ دستور یہہ ہے کہ جو شخص کسی قصہ اپنی آنکہہ سے دیکہی ہوئی کو بیان کرتا ہے تو ایسی عبارت سے
لکہتا ہی جو صاف اوسکی مشاہدہ پر دلالت کرتی ہے **چودہوان سوال** قرآن مین ناسخ اور منسوخ
آیتین کیون مین کیا بروقت بہیجنی اوس آیت کی خدانی وعدہ کیا تہا کہ یہہ آیت منسوخ ہو جاویگی **پندرہوان**
سوال اور اگر خدانی یہہ وعدہ کیا ہی تو وہ کونسی آیت مین ہے **جواب** ثبوت نسخ بہت سی احکام
کا بائبل مین پایا جاتا ہی اکثر احکام جنکی وجوبیت کا توراۃ مین حکم صادر ہوا ہے انجیل سے منسوخ ہو گئی
ہین پس جو سبب کہ اوس نسخ مین ہے وہی سبب نسخ آیات قرآنیہ مین ہے سمجھہ لیجئے اور جیسا کہ بروقت
بہیجنے احکام توراۃ کی خدانی وعدہ نہین کیا تہا کہ کبہی اسکی یہہ حکم منسوخ ہو جاویگا ایسا ہی ضرور نہین کہ
قرآن مین بہی بروقت بہیجنی حکم کے صریحا وعدہ اوسکی منسوخیت کا کیا جاتا۔ علاوہ اسکی بعض [illegible]

قرآن مین تو وعدہ نسخ آیندہ کا بہی مذکور ہے چنانچہ زنا کی بابت مین [illegible] کی جو آیت اول
مین نازل ہوا تہا اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا یعنی یا یہہ کریگا اللہ واسطی اونکی ایک راستہ صاف اشارہ
اسبات کا ہی کہ کچہہ اور حکم اس باب مین نازل ہوگا چنانچہ بعد اسکی حکم حد زنا کا صادر ہوا۔ اور نیز ممانعت
جنگ کفار کی باب مین آیت حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ یعنی یہانتک کہ آوی اللہ تعالی ساتہہ حکم اپنے
کی اسی قسم سی ہے بخلاف احکام منسوخہ بائبل کے کہ اونمین تو کسی جگہہ تبدیل آیندہ کا اشارہ بہی نہین ہوا
بلکہ اکثر احکام مین تو ذکر ہمیشگی کا مذکور رہا ہے اور پہر وہ منسوخ ہوگئی ہین۔ اور حقیقت نسخ احکام شرعی
کی یہی ہے کہ خداوند تعالی اپنے حکمت بالغہ کی روسی بندون کی مصلحت کیواسطی کوئی حکم صادر فرمادے
اور بعد ازان بباعث تبدل مصلحت بندونکی اور کوئی حکم مخالف اوسکی نافذ فرمائی تو حقیقت مین وہ
پہلا حکم ناصد ورحکم دوم کہ جسمین تصریح توقیت کی نہین ہوئی موقت اور موجل ہوتا ہی اور اسی سیطرحکا
نقصان حکمت جناب الٰہی مین لازم نہین آتا مثال اسکی یہہ ہی کہ ایک حکیم واسطی ایک شخص کے اون ایام
مین کہ اسکو مرض صفراوی ہی تبرید تجویز کرتا ہے اور پہر واسطی اوس شخص کے اوس زمانہ مین کہ جب اوسکو
مرض بلغمی لاحق ہوجائی جوشاندہ حار تجویز کری تو یہہ امر موجب نقصان حکمت طبیب مین نہوگا بلکہ
عین حکمت ہی اسیطرح اگر حکیم علی الاطلاق حسب تبدیل مصالحہ بندون کی احکام کو بدلدی تو خلاف حکمت
نہین بلکہ عین حکمت ہے اور تغیر تبدل مزاج مریض اور مصالح بندونمین واقع ہے نہ عقل طبیب اور حکمت حکیم مین
اور جیسی کہ اکثر ناواقف آدمی فن طب سی تبدیل نسخہ طبیب پر مطلع نہین ہوتے اور اس عدم اطلاع انکی
سی کوئی نقصان حکمت طبیب مین لازم نہین آتا اسیطرح اگر اسرار احکام لکہے پر جو بنظر مصلحت بندون
کی تبدیل ہوئی ہین مطلع نہون تو کوئی نقصان حکمت الٰہی مین لازم نہین آتا۔ چند روایات جنسی ثبوت
نسخ کا کتب بائبل مین پایا جاتا ہی اسجگہہ لکہے جاتی ہین اول کتاب پیدائش کے باب ۲۹ مین ورس ۱۶
سی ۳۰ تک کی پڑہنے سی ظاہر ہوتا ہی کہ زمانہ یعقوب ع مین جمع بین الاختین جائز تہا چنانچہ خود حضرت
یعقوب ع نی کیا ہی اور پہر اوسی توریت مین کتاب احبار کی باب ۱۸ ورس ۱۸ مین جمع بین الاختین کو صریحا ناجائز
لکہا ہے۔ اب مین پوچہتا ہون کہ توریت مین آیات ناسخ اور منسوخ کیون ہین کیا وقت بہیجنی آیت
منسوخہ کی خدانی وعدہ کیا تہا کہ یہہ آیت منسوخ ہوجاویگی دوم کتاب استثنا کی باب ۲۴ مین ورس ۱
سی ۴ تک جواز نکاح مطلقہ عورت کا دوسری کی ساتہہ ظاہر ہوتا ہی اور انجیل متے کی باب ۱۹ ورس ۹ مین
حضرت عیسی کا قول ہے کہ طلاق والی عورت کی ساتہہ نکاح کرنا زنا ہے سوم کتاب پیدائش کے
باب ۱۷ مین حضرت ابراہیم کی نسبت حکم ختنہ کا لکہا ہی اور بہت سی جگہہ توریت مین ختنہ کی تاکید لکہی ہے

حضرت مسیح کا بہی ختنہ ہوا ہے جو انجیل لوقا کی باب دوم ورس ۲۱ مین تصریح بیان ہوا ہے اور وہ تاویلین
جو عیسائی کرتے ہین کہ ختنہ سے مراد ختنہ دل کا ہے ہرگز اوسمین جاری نہین ہو سکتین اور پولوس صاحب
نامہ غلاطیہ کی باب ۵ مین ختنہ سے منع فرماتی ہین چہارم کتاب احبار کی باب ۱۱ مین اکثر جانورون کو جو
خنزیر ہے اونمین داخل ہے حرام لکہا ہی اور پولوس تہتیس باب ۱ ورس ۵ مین سب حلال حرام کو پاک لکہتے ہین
اور اسی سبب سے عیسائی لوگ بہی دل کہولکر خوک کو نوشجان فرماتی ہین پنجم کتاب خروج کی باب ۲۰ اور
استثنا کی باب ۵ مین تعظیم ہفتہ کی بتاکید تمام مذکور ہے اور جناب پولوس نے اوسکو بہی نامہ قلسیون کے
باب ۲ ورس ۱۵ مین منسوخ فرمایا ہی اس قسم کے بہت سے دلیلین ہین جو منسوخی بعض احکام پر بعض کتب بائبل
سے دلالت کرتے ہین پس عیسائیونکو اہل اسلام پر بابت نسخ کی اعتراض لازم نہین بلکہ اہل اسلام تو او صورۃ
مین کہ جب حکم ابدی ہو اوسمین نسخ کو ممنوع سمجہتے ہین اور فی الواقع حکم ابدی مین نسخ ضرور مستلزم کذب کا
ہی لیکن کتب بائبل مین نسخ اون احکام کا ہی جو ابدی تہے موجود ہی جیسا کہ احکام تعظیم یوم ہفتہ اور
احکام ختنہ وغیرہ کی نسبت توراۃ مین صریحا تابید بتاکید تمام مذکور ہے انجیل اور احکام پولوس سے وہ سب
احکام منسوخ ہو گئی ہین علاوہ اسکی اہل اسلام تو وہ حکم الٰہی جو بوسیلہ پیغمبر پہنچا ہو جائز النسخ کی جانتے
ہین لیکن عیسائیون نے محض کہنے پولوس سے جو پیغمبر تو کہان بلکہ حواری بہی نہین تہا بہت سی احکام الٰہی
فرمودہ انبیا کو منسوخ کیا ہی پس اہل اسلام سے نسخ کا طعن رفع ہو کر نہایت بری طرح عیسائیون پر عاید
ہوتا ہے ـ اور وہ جو عیسائی لوگ بمعنے فقرون انجیل سے اقتباس کر کی نسخ احکام توراۃ کی بابت تاویلین
کرتے ہین کہ ظاہری احکام توراۃ کی بباطن مبدل ہو گئی ہین یا یہہ کہ تمام قربانیان اور احکام سبت اور
احکام اعیاد اور تحریم ماکولات مشروبات آنیوالی چیزونکی سایہ ہین جو حقیقت اونکی مسیح ہی لاتے ہین اس
یاوہ گوئی سے حقیقت نسخ کی کتب بائبل سے نہین اوٹہ سکتی کیونکہ جب کہانا خنزیر کا توراۃ کی حکم سے حرام
تہا اور اب عیسائی اوسکو پولوس کے حکم سے حلال جانتے ہین یا یہہ کہ تعظیم ہفتہ کی جو اونکی بموجب حکم توراۃ
کی ضروری تہی اب انجیل کے حکم سے دور ہو گئی ہے یا یہہ کہ نکاح مطلقہ عورتکا توراۃ کی حکم سے جائز تہا
انجیل مین حضرت عیسیٰ کی حکم سے ممنوع ہو گیا ہی پس ان صورتون مین بیشک اور بے شبہہ نسخ کتب بائبل مین ثابت ہوا
ـ قطع نظر ان سب کی پادری فنڈر صاحب کا مباحثہ جو مولوی رحمۃ اللہ صاحب سے اکبرآباد مین ہوا
تہا اوسمین خود پادری صاحب مان چکی ہین کہ بیشک چند احکام توراۃ کی منسوخ ہو گئی ہین لیکن انجیل منسوخ

مقصود مخالفت سی اگر نسخ ہی تو جواب اس سوال کا جواب سابق سے ظاہر ہو گیا ہی اب حاجت اوسکی
اعادہ کی نہین اور اگر مقصود یہہ ہی کہ بعض قصص مین بیان قرآن کا برخلاف بیان کتب بائبل
کی ہی پس اوسکی وجہ یہہ ہی کہ کتب بائبل خدا کی کلام نہین بلکہ تواریخ مین تصنیفات مجاہیل غیر معتبر سے
کہ جنکا فکر اور شعور صحیح نہ تہا چنانچہ جواب سوال دوم مین ستاران دلیلین اسی مطلب کے بیان مین مذکور
ہوئی ہین پس اسصورتمین اگر قرآنکی بیان مین کچہہ مخالفت کتب بائبل سے واقع ہو تو کوئی نقصان قرآن
مجید پر عاید نہین ہو سکتا - علاوہ اسکی تجربہ کیا گیا ہے کہ مضمون بائبل کے مختلف نظر آتی ہین اور
بروقت مباحثہ عیسائی کہا کرتے ہین کہ یہہ مترجم کی غلطی ہے پس وہ قصہ جو مخالف قرآن شریف
کی ہے بیشک مترجمونکی غلطی سے ہو گا **ستر ہوان سوال** تمہاری پاس کیا دلیل ہے اور تم کسطرح
ثابت کروگی کہ اگلی کلام ربانی یعنے توراۃ و انجیل کو نصاری اور یہودیون نی ازراہ عداوت یا دیدہ
و دانستہ بدل ڈالا **اٹہارہوان سوال** کسوقت بدلا آیا محمد صاحب کی ظاہر ہونیسی پہلے یا اونکی بعد
جواب دونون یہہ سوال اور سوال انیسوان ہے تحریف کی متعلق ہین اسلیئی پہلے خلاصہ اعتقاد اہل
اسلام کا اس امر کی نسبت لکہا جاتا ہی اور اوسپر دلیلین بائبل سے قائم کیجاتی ہین بعد اسکی جواب انہی دونون
سوال کا خود نکل آویگا - جاننا چاہیئی کہ عقیدہ اہل اسلام کا ازروی مشاہدہ اور نیز قرآن کی حکم سے یہہ
ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ وغیرہ انبیائی بنے اسرائیل پر خدا کی وحی نازل ہوئے
ہی اور کتب دینی یہود اور عیسائیونمین اوس کلام الٰہی مین سے کچہہ پایا جاتا ہی لیکن مصنفون وغیرہ کی ہاتہہ سے
وہ کلام الٰہی کلام بشری کی ساتہہ خلط ملط ہو گئی ہے کہ جدا ہونا اوسکا کلام بشری سے ہرگز ممکن نہین
اور نیز جا بجا کلام الٰہی کو اسطرح بیان کیا گیا ہی جو ہرگز اوسطرح اصل مطلب اوسکا نہین ہے اور یہہ تخلیط
اور تخریب اہل کتاب کی ہاتہہ سی محض اتفاق سے ہی نہین ہوئی بلکہ اونہون نے خیانت کی روسی یہی یہہ
کام واسطی رواج دینی اپنی باتونکی کیا ہی - اب اسجگہہ چند دلائل اس دعوی کی بابت لکہی جاتی ہین
پہلی دلیل کتاب اشعیا کی باب ۲۴ ورس ۵ مین لکہا ہی کہ یہودیون نی حکم شریعت سی تجاوز کرکے
اور احکام توراۃ کی بدل ڈالی انتہے - اس روایت سی معلوم ہوا کہ یہودنی بعد وفات حضرت موسیٰ کی
بیشتر زمانہ حضرت اشعیا سی تحریف و تبدیل کلام الٰہی مین شروع کردی تہے **دوسری دلیل** کتاب یرمیا
کی باب ۲۳ ورس ۳۰ مین ہے نسخہ ۱۸۳۱ء اینک من مخالف آن پیغامبرانم کہ ہر یک از ہمسایہ
کلمات مرا میدزدند - ۳۱ - اینک من مخالف آن پیغامبرانم کہ زبان خود را دراز میکنند و میگویند کہ او

انتہی - دیکہو یہہ بعینہ وہی مضمون ہے کہ جسکی قرآن شریف مین جابجا خبر موجود ہی کہ اہل کتاب خدا کی باتونکو
چہپاتی ہین اور اپنی اپنے بنائی ہوئی باتون کو کہتی ہین کہ یہہ خدا نی کہا ہی تیسری دلیل انجیل متی
کی باب ۱۵ ورس ۳ مین حضرت عیسیٰ فرماتی ہین نسخہ عربیہ ۱۸۱۱ء ابطلتم کلام اللہ لاجل سنتکم یعنی اے
موسائی مذہب کے علما تمنے خراب کر ڈالا اور ناکارہ کر دیا خدا کی کلام کو واسطی رونق دینے اپنی طریقونکی
پس اس سے معلوم ہوا کہ یہود کو واسطی رواج دینی اپنے رسومات کی کلام الٰہی کے بدل ڈالنی کی عادت تہی
چوتہی دلیل پطرس کے خط دوم باب ۲ مین لکہا ہی نسخہ ۱۸۱۶ء ورشما اشخاص پیدا خواہند شد کہ راہہای
خفیہ را در دین داخل خواہند کرد انتہی - ظاہر ہے کہ داخل کرنا راہ خفیہ کا دین مین صرف زبانی تعلیم سے
نہین ہو سکتا بلکہ ضرور ہی کہ دینی کتاب مین وہ راہین درج کیجاوین پانچوین دلیل پولوس کے خط بسوی
غلاطیہ کی باب ۱ ورس ۷ مین لکہا ہی - بعضی تم مین ایسی شخص ہین جو مسیح کی انجیل کو اولٹ دینی چاہتی ہین فقط
- دیکہو عبارات مذکورہ بالا سی جو کتب بائبل مین واقع ہوئی ہین بخوبی تصدیق قرآن کی اس مضمون کی
ہوتی ہے کہ یہودی اور عیسائی خدا کی کلام کو اصل وضع سی بدلا دیتی ہین چہٹی دلیل ار باوس صاحب
کلیسائی روم قدیم نے جس بیبل کو ۱۶۲۵ء مین عربی اور لاطینی مین بہت سی علمائی مسیحی حقانی زبان دان
جمع کر کر لکہوایا اوسیر اوسنی ایک مقدمہ ہی بیبل کے صفت مین اسمضمونکا لکہا ہی کہ تمام کتب بائبل مین
کیا عہد قدیم اور کیا عہد جدید کچہہ کچہہ غلطیان اور نقصان اور تغیر عبارات کا بخلاف قاعدہ صرف نحو
کی بسبب سہو کاتبون اور کم محنتی مترجمون کی واقع ہوا ہے اور روح القدس نے بہی نہ چاہا کہ کلام الٰہی
کو بندونکی مقرر کی ہوئی نحوی قاعدونکا مقید رکہی اسی سبب سے مذکر کی بدلی مونث اور مفرد کی بدلی جمع
اور جمع کی بدلی تثنیہ اور رفع کی بدلی جر اور نصب اسم مین اور جزم فعل مین وغیرہ اختلافات واقع ہوئی انتہی
- غور کرنیکی جگہہ ہے کہ جسحالت مین حمایت کرنیوالا بائبل کا اس قسم کی غلطیان اور تغیر و تبدل کا اقرار
کرتا ہی تو پہر وقوع غلطی اور تحریف کتب بائبل مین کس عاقل کو جای شک باقی ہے اور یہہ جو لکہا ہے
کہ روح القدس نے ایسی عبارت غلط کی اجازت دی ہی پس یہہ بعینہ ہماری اوس دعویکا اقبال ہے جو
قرآن شریف مین واقع ہوا ہی کہ یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ھذا من عند اللہ یعنی خود کلام
غلط لکہتی ہین اور اوسکو نسبت خدا کیطرف کرتی ہین - کیونکہ روح القدس کیطرف نسبت کرنی بعینہ خدا کیطرف
نسبت کرنی ہے ساتوین دلیل بہت جگہہ مینی دیکہا ہی کہ عیسائیون نے بباعث اپنی مذہب اور بغرض حمایت
اپنی کتابونکی بائبل کے نسخونمین قصداً تغیر و تبدل کیا ہی اور یہہ ... مقابلہ ...

جواب سوال دوم مین گذرا ہی کہ کتاب یوشع کی نسخہ سنہ ۱۸۱۱ء مین یہہ عبارت تہی مِن مِصرَ دعوتُ
اوکادہ مجب یہہ عبارت مخالف تطبیق صاحب انجیل کے تہی اسلئی نسخہ سنہ ۱۸۳۹ء والی نے بجای مِن مِصرَ
دعوتُ اولادہ کی یہہ عبارت لکہدی) و فرزند خود را از مصر طلبیدم اس غرض سے کہ ربط تطبیق
صاحب انجیل کے عبارت مین پیدا ہو جاوی حالانکہ اسکی پہلی عبارت صریح جہٹلانے والی اس تغیر کے ہے
جیسا کہ جواب مذکور مین مینے بیان کر دیا ہی **دوم** صلیب کی قصہ مین جبکہ انجیل متے اور مرقس مین مصلوب
ہونا دو چور کا اور گالی دینا (دونکا) حضرت عیسیٰ کو لکہا تہا اور انجیل لوقا مین ایک چور کا گالی دینا اور دوسرے
کا اوسکو منع کرنا لکہا تہا اسلئے نسخہ سنہ ۱۸۳۹ء والی نے دونون انجیل مین تحریف کو کام فرما کر تثنیہ کے
بدلی مفرد لکہدیا یعنی ورس ۴۴ انجیل متے مین لکہا کہ ایک چور جو اوسکی ساتہہ صلیب پہ کہینچا گیا تہا اوسکو
ملامت کرتا تہا اور ورس ۳۲ انجیل مرقس مین لکہا تہا - اور وہ چور جو اوسکی ساتہہ صلیب پر دیا گیا تہا اوسے
ملامت کرتا تہا - اسجگہہ بدل دینا مفرد کا بدلی تثنیہ کی محض رفع تناقض کے جہت سے ہوا ہے نہ سہو سے جیسا کہ
اربانوس تامس نے لکہا ہی **سوم** انجیل یوحنا کے باب ۱۶ مین جو بشارت جناب رسول خدا کی مذکور ہے
اور آیت مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ کی مصداق ہے اور از روی بہت سے دلایل کے
جو اوس عبارت سے برآمد ہوتی ہین بجز آنحضرت کی اور کوئی مصداق اوسکا نہین ہو سکتا اور روح راستی جو اوس
عبارت مین مبشر بہ گردانا گیا ہی وہ لفظ احمد و محمد کا ہی ترجمہ ہی کیونکہ عرف اہل کتاب مین راستی اور راستبازی
کو بمعنے نیکوکاری اور نیک صفات کی استعمال کرتے ہین پس روح راستی بمعنے ہمہ تن نیک صفات ہوا اور نیز
یہہ کہ مصداق لفظ روح راستی اور روح حق اور روح خدا اور روح القدس و روح دہن خدا کا ایک ہی شخص ہے
اور کتب سماوی مین اکثر جگہہ الفاظ مذکورہ بالا بمعنے پیغمبر (علیہ السلام) اور واعظ اور نیکوکار اور پاک مستعمل ہوئی ہین لیکن
عیسائی لوگ بلحاظ لفظ روح کی روح القدس کو مصداق اوس بشارت کا گمان کرتے ہین حالانکہ یہہ بات
حسب منشار اون صفات کی جو اوس مقام مین شخص مبشر بہ کی نسبت مذکور ہوئی ہین روح القدس پر ہرگز
صادق نہین آسکتین کیونکہ وہ صفات انبیاء کی ہین نہ روح مخفی کے چنانچہ یہہ بات کتاب ازالۃ الاوہام
اور استفسار اور صولۃ الضیغم اور تقریر مولوی بزرگ علی صاحب مرحوم مین تفسیرًا بخوبی ثابت ہو چکی ہے سب
پرانی نسخون مین اسمقام پر فارقلیط کیطرف جو شخص مبشر بہ بیان ہوا ہی ضمایر مذکر ہی واقع تہی لیکن نسخہ
سنہ ۱۸۳۹ء والی نے محض اس غرض سے کہ مصداق اوس بشارت کا روح القدس ہو جاوے ضمایر مذکر کو مونث
کر دیا ہی یہہ تحریف بہی غرض سے واقع ہوئی ہے **چہارم** کتاب یسعیاہ کی باب ۴۲ مین جو بشارت جناب رسول خدا

[illegible]

[illegible]

النبوۃ في العرب في بني قيدار يعني عرب مين قيدار کی اولاد مين پيغمبری ہوگی اور قيدار حضرت اسمٰعيل ع

کی بيٹے کا نام ہی جو آنحضرت کا دادا تہا اور يہہ عبارت آنحضرت کی پيغمبری پر نص صريح ہے ليکن ترجمہ

فارسی اور اڑدو مين لفظ بنی قيدار کو حذف کر ديا گيا ہی اور ديگر بہت سی اختلاف واسطی تخريب اس بشارت

کی سمجھہ گئی گئی مين يہانتک کہ پرانی نسخی اور اب کی نسخی ہرگز نہين مل سکتے ہين کتاب پيدائش کے باب ۱۶

مين جو بشارت حضرت اسماعيل کے ہی پرانی نسخہ عربيہ سے مولانا شاہ عبد العزيز صاحب نے عبارت اوسکی

اسطرح نقل کے ہی يکون من ولدها من يده فوق الجميع ويد الجميع مبسوطة اليه بالخشوع

اور جب يہہ عبارت نبوت اور جلالت آنحضرت پر نص صريح تہی اصلی نسخہ ۱۸۱۱ع مين اوسکو اسطرح بدلا ديا

يکوه في الکل ويد الکل فيه ہر چند اس تغير نے مضمون ظاہری کو بگاڑ ديا ہی ليکن تاہم مطلب کے ساتہہ مناسبت

رکہتا ہی کيونکہ ہونا ہاتہہ سب کا اوسمين اور ہاتہہ اوسکا سب مين اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ وہ سب کے مقتدا

اور پيشوا ہونگی اور سب لوگ اونکی ہاتہہ اطاعت کی بيعت کرينگی – اکی ترجمون مين ديکہنا چاہيے کہ اون عبارت

مين کيسا تحريف کو کام فرما کر لکہا ہی کہ اوسکا ہاتہہ سب کی اور سب کی ہاتہہ اوسکی برخلاف ہوگی انتہے

ديکہو سمجہہ ہے غرض سے تحريف واقع ہوئی ہے ليکن خدا کی فضل سے جب يہہ مقام مقام بشارت و صفت

کا ہی تو ہر ايک عقلمند جانتا ہی کہ صحيح وہی ہے جو صفت پر دلالت کرتا ہی نہ وہ جو برائی پر دال ہے کيونکہ وقت

تسلی اور بشارت دينی ہاجرہ والدہ اسمٰعيل کے بری صفت کا ذکر بے معنی ہے – اس تقرير اور دوسری دليلون

سی جو مينے بيان کی ہين جواب سوال اٹہاران کا بہی ظاہر ہوگيا ہی يعنے يہہ کہ تحريف اور تبديل کتب

بائيبل مين بيشتر زمانہ حضرت اشعياسی شروع ہوئی ہے اور آجتک بدستور سابق برابر جاری ہے کچہہ خصوصيت

زمانہ کی ساتہہ نہين رکہتی اور تحريف کا سبب فقط آنحضرت کی عداوت ہی نہين ہی جيسا کہ سائل نے سوال

ستران مين لکہا ہی بلکہ بہت سبب واقع ہوئی ہين منجملہ اونکی ايک سبب عداوت مذکورہ بالا اور رعايت

مذہبی بہی تہا چنانچہ جسجگہہ مينے نشان ديا ہی وہان يہی سبب تہا ليکن علاوہ اسکی ايک يہہ بہی سبب ہی کہ

اہل کتاب نے اصل کتاب کو اپنی پاس باقی نہين رکہا مثلاً اناجيل اور حواريون کی کلام جو تمام عبرانی

زبان مين تہين اور اب تمام صفحہ جہان مين سے عبرانی اناجيل اور حواريون کی خطوطات دستياب نہين

ہوتی – اور ظاہر ہے کہ ايک زبان کو دوسری زبان سے بہمہ وجوہ مطابقت نہين ہوا کرتے اور اکثر

عبارت ايک زبان مين چند معنی کہتی ہين اگر اصل عبارت کو گم کرکے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کيا جاوے

[illegible]

دیہی اپنے بہ عادت کی کلام آلہی یا کلام پیغمبر کو تحریف کیا ہی چنانچہ حضرت عیسیٰ نے اپنی قول اَبطلتم کلام
اللہ لاجل سنتکم مین اسی بات کیطرف اشارہ فرمایا ہی **اونیسوان سوال** قرآن سے ثابت ہے
کہ اگلی کلام ربانی مین محمد صاحب کے وقت تک کچھہ تغیر نہین ہوا پس اگر اونکی بعد بدلا گیا ہی تو ثابت کرو
جواب قرآن شریف سے کبھہ ثابت نہین ہے کہ آنحضرت کی زمانہ تک کتب بائبل مین تحریف واقع نہین
ہوئی بلکہ قرآن شریف تو علی العموم وقوع تحریف پر دلالت کرتا ہی جسکی تصدیق حضرت اشعیا اور حضرت
عیسیٰ اور حواریونکی کلام مین موجود ہی چنانچہ یہہ جواب سوال ستران و اٹھاران مین مشرح بیان کردی ہے
اور وقوع تحریف کو بھی پیشتر زمانہ آنحضرت سے اور مابعد اونکی ثابت کردیا ہی۔ البتہ پادری فنڈر صاحب نے
اس دعوی پر چند آیات قرآنیہ سے دلیل گڑھی ہے کہ تا ایام خروج آنحضرت کی کتب بائبل مین کچھہ تحریف
واقع نہین ہوئی لیکن وہ آیات بالکل اونکی مطلب پر دلالت نہین کرتین پادری صاحب اپنی خوش فہمی سے
اون آیات کو اس دعوی پر دلیل گذرانتی ہین مثلاً آیت وَمَا اَرسَلنَا مِن قَبلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُوحِی اِلَیہِم
فَاسئَلُوا اَهلَ الذِّکرِ اِن کُنتُم لَا تَعلَمُونَ اور آیت فَاِن کُنتَ فِی شَکٍّ مِمَّا اَنزَلنَا اِلَیکَ فَاسئَلِ
الَّذِینَ یَقرَءُونَ الکِتَابَ مِن قَبلِکَ کو اس جہت سی اپنے مطلب پر دلیل گذرانتی ہین کہ اگر اوسوقت تک
کتب بائبل مین تحریف واقع ہوئی تھی تو قرآن اہل کتاب کی طرف رجوع کا حکم نہ دیتا۔ حالانکہ آیت پہلے
کا صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ اگلی پیغمبر بھی آدمیون کی جنس سے ہوئی ہین نہ جنس فرشتے سے یہہ جواب
اون کافرونکا ہی جو کہتی تھی کہ خدا کا پیغمبر چاہیے کہ فرشتہ ہو نہ آدمی اور اوسکی بعد اونہین کافرونکی نسبت
فرمایا ہی کہ اگر تمکو یہہ بات معلوم نہین تو اہل کتاب سے پوچھہ لو۔ پس اس سے ہرگز یہہ لازم نہین آتا کہ اہل کتاب
اپنی جملہ اعتقادات مین برحق ہین کجا یہہ بات کہ کتب بائبل مین تحریف واقع نہین ہوئی۔ اور دوسری آیت
بھی فقط اسی مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ مخاطبہ جناب الہی کا پیغمبرون کی وسیلہ سے اسیطرح ہوتا ہے
جیسا کہ قرآن شریف مین ہی یعنی بطریقہ مخاطبہ اور آوس قوم کی نہ اور طرح پر اور نہ اوس زبان سے جو مخاطبین
زبان آدمیونکی ہو۔ یہہ آیت بھی کسطرح عدم وقوع تحریف بائبل پر دلالت نہین کرتے بلکہ بعضی آیات
مستذکرہ پادری صاحب صریحاً برخلاف اونکی مطلب کے دلالت کرتی ہین مثلاً آیت اَفَتَطمَعُونَ اَن یُؤمِنُوا
لَکُم وَقَد کَانَ فَرِیقٌ مِنهُم یَسمَعُونَ کَلَامَ اللّٰہِ ثُمَّ یُحَرِّفُونَهُ مِن بَعدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُم یَعلَمُونَ
جو صریحاً وقوع تحریف کتب انبیا پر اگلی زمانہ آنحضرت سے دلالت کرتی ہی نہین معلوم کہ انہون نے ازراہ
ناشفہمی کیسے یہہ آیت کو دلالت عدم تحریف مین بیان کیا ہی **بیسوان سوال** اگر شرح القرآن

ثابت کرو مگر اسطرح کہ معلوم ہو کہ اونکا راوی کس زمانہ مین تہا یا نقل ہے اور اوسکا گواہ کہان ہے جواب
ظاہر اسائل کا مطلب یہ ہوتا ہی کہ اگر آیت اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مین مقصود ذکر اس معجزہ کا
نہین ہے بلکہ لفظ انشق القمر سی شق القمر بقصد پیشین گوئی جسکا وقوع قیامت کو ہوگا مراد ہی تو اور کوئی معجزہ
قرآن یا حدیث سی ثابت کرنا چاہیی - جواب اس سوال کا یہ ہی تحریرات سابقہ سی ظاہر ہے کہ آیت انشق القمر مین
حسب قرینہ اگلی آیت وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ مراد خبر وقوع معجزہ سی ہے اور خبر
انشقاق آئندہ کی ہرگز نہین ہوسکتی - اور بہت سی معجزی مینی قرآن اور احادیث سی جواب سوال اول مین
ثابت کردیی ہین اور فی الواقع اسطرح ہی کہ جیسی معجزات جناب رسولخدا کی دلائل قطعیہ سی ثابت ہین ایسا کسی
پیغمبر کا کوئی معجزہ ثابت نہین بلکہ بدون تصدیق نبوت اور معجزات جناب رسالتمآب کی ثابت ہونا نبوت
اور معجزات اگلی پیغمبرونکا قطعا محال ہے کیونکہ بجز تصدیق نبوت آنحضرت کی سبیل ثبوت انبیاء کی معجزات کا
صرف تصدیق کتب بائبل کی ہی اور وہ مستلزم ہی تصدیق بہت سی شنائع کو کہ جنکو عقل سلیم اور دین ہرگز تسلیم
نہین کرسکتا مثلا تصدیق وقوع زنا کی حضرت لوط سی اپنی بیٹیون کے ساتہہ اور صدور زنا یہودا سی اپنے
بہو کی ساتہہ اور پیدا ہونا حضرت عیسیٰ کا اولادان ہو طوات زنا سی اور تصدیق وقوع زنا کی حضرت داؤد سی
اوریا کی جورو کی ساتہہ اور تصدیق صدور شرک اور بت پرستی کے پیغمبرون سی جیسا کہ حضرت ہارون اور سلیمان
کی نسبت توراة مین لکہا ہی اور تصدیق وقوع کذب کی جناب باریتعالی سے جیسا کہ حضرت سلیمان کی
نسبت فرمایا ہی کہ اوسکی سلطنت کو ابدالآباد تک قائم رکہینگی وہ قائم نرہی اور تصدیق وقوع اجتماع النقیضین
کی اکثر جگہہ بائبل مین حالانکہ یہہ سب باتین قطعا باطل ہین پس یقینا ثابت ہوگیا کہ بدون تصدیق آنحضرت
کی ہرگز اگلی پیغمبرون کی معجزات ثابت نہین ہوسکتی **اکیسوان سوال** قرآن مین لکہا ہی کہ محمد صاحب
معجزی کے لئی نہین بہیجے گئی صرف نصیحت کی لئی حضور تہین انہون نے کیونکر معجزی کئی انہین تو معجزی
کی طاقت بہی نتہی **جواب** یہہ بات محض غلط اور سراسر دہوکہہ بازی ہی قرآن شریف مین کسی جگہہ اسبات
کا تذکرہ بہی نہین ہوا بلکہ برخلاف اسکی بتصریح تمام قرآن شریف مین مذکور ہے کہ آنحضرت کو بہت معجزات
عطا ہوئی ہین قولہ تعالے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ یعنی بیشک
ای محمد تجکو ظاہری معجزات ہمنی دیی ہین اور منکر اونکی نہین ہوتی مگر سرکش بدکار - ونیز قولہ تعم وَشَهِدُوْٓا
اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاۗءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ یعنی اہل حق نے بہ نسبت محمد گواہی دی کہ پیغمبر برحق ہے اور آئے
انکو پاس ظاہر معجزی

مضمون مذکور ہین لیکن باوجود ان آیات صریحہ کی یہہ بات کہنی کہ قرآن شریف مین لکھا ہی کہ محمد کو معجزے
نہین دیی گئے کمال شوخ چشمی سے دروغگوئی ہے البتہ بعض آیات قرآنیہ مین ذکر اسبات کا ہوا ہے کہ وہ
کفار جو از راہ تعنت وعناد کی اپنی تجویز کی موافق معجزی چاہتی تہے اونکی سامنی آنحضرتؐ نے وہ ظاہر فرمائے
اور طریقہ ادب اور عبودیت کا اپنی زبان مبارک پر لاکر فرمایا کہ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ یعنی وہ معجزی جو
تم چاہتی ہو خدا کی اختیار مین ہین چنانچہ سورہٗ بنی اسرائیل مین چند معجزات مطلوبہ کفار مذکور ہوئی ہین مثلا یہہ
کہ تمہارا گہر سونی کا ہو یا یہہ کہ تم ہماری سامنی آسمان پر چلی جاؤ بلکہ اسبات پر بہی ہم مسلمان نہونگی جبتک
کہ تم ہماری روبرو آسمان پر سی کتاب لاؤ جو اوسکو ہم پڑہین یا یہہ کہ خدا اور فرشتونکو اپنی ہمراہ لاؤ۔
اور ظاہر ہے کہ مقصود طلب کرنی ایسی معجزات سی محض ضد اور سراسر عناد ہی نہ قصد ایمان اور عادت الٰہی
اسطرح پر جاری ہوئی ہے کہ اگر بعد ثابت ہونی معجزات مطلوبہ کی طالبان معجزات ایمان نہ لاوین تو عذاب عام
اوس امت پر نازل ہوتا ہی جیسی کہ قوم لوطؑ اور قوم صالحؑ اور ہودؑ کی نسبت ہوا اور اوس عذاب کی نازل ہونی
مین یہہ بہی ضرور ہے کہ نبی اپنی امت کی دعوت سے باہر نکل جائی اور علیحدہ ہو بیٹہی سو ایسی بات حضرت رحمۃ
للعالمین کے وقت مین ہو ہی نہین سکتی تہی کیونکہ آپ ساری جہان کے لئی نبی تہے اگر عذاب اترتا تو سب
پر اوترتا حالانکہ آنحضرتؐ کی امت مرحومہ ہی ہلاک کرنا اوسکا جناب الٰہی کو منظور نہین تہا اسلئی اس
قسم کی معجزی ظاہر نہین ہوئی اور جواب انکا اسطرح دیا گیا کہ یہہ معجزی خدا کی اختیار مین ہین چنانچہ
چند جگہہ آیات قرآنیہ مین یہی مضمون کہین تصریحا آیات مطلوبہ اور کہین بالاجمال بیان ہوا ہے اسی سلب
کلی معجزات کا سمجہنا باوجود دوسری آیتون کی کہ جنمین ذکر معجزات کا صریحا مذکور ہی کمال نافہمی اور
نہایت بی انصافی ہے حالانکہ حضرت عیسیٰؑ نے بہی کئی دفعہ بروقت طلب معجزہ کی ظاہر کرنی معجزہ سی انکار
فرمایا ہی پس اس قسم کا انکار اگر اوپر سلب کلی معجزات کی دلالت کرتا ہی تو عیسائیون پر لازم ہی کہ سلب کلی
معجزات حضرت عیسیٰؑ کا بہی بطریقہ اولی سمجہین کیونکہ اونہون نی تو مطلق انکار معجزات کا کیا ہی جیسا کہ
انجیل متی کی باب ۱۲ ورس ۳۸ و ۳۹ مین ہے۔ تب فریسی اور صدوقی آئی اور امتحان کے لئی اوسسے
عرض کی کہ ایک آسمانی معجزہ ہمکو دکہلا اوسنی جواب مین اونہین کہا کہ اس زمانہ کی بد اور حرام کار لوگ معجزہ
طلب کرتی ہین پر کوئی معجزہ سوائی یونس نبی کی معجزی کی اونہین دکہلایا نہ جائیگا۔ پہر انجیل مذکور کی باب ۱۶
ورس ۴ مین بہی مثل اس قصہ کی مذکور ہے اور یہہ جو فرمایا کہ سوائی معجزہ یونس نبی کی سو اسکا مطلب

... ہے کہ جب ... انجیل اول نے دیکھا کہ وہ نشان یونس ہے
کا جسپر معجزہ کا اطلاق حقیقۃً صحیح ہو سکتا تھا یعنی عذاب آسمانی کا منکرون پر نمودار ہونا ظاہر نہین
ہوا تو اوس نے اس فقرہ کی توجیہ ورس ۴۰ مین اسطرح کر کے کہ جیسی کہ حضرت یونسؑ تین دن اور تین رات
مچھلی کے پیٹ مین رہے ہین ویسی ہی حضرت عیسٰی بہی تین دن اور تین رات زمین کی اندر رہینگی حالانکہ
یہہ کئی وجہ سی باطل ہے **اول** یہہ کہ رہنا حضرت عیسٰی کا قبر مین تین دن اور تین رات ثابت نہین ہے
بلکہ صرف دو رات اور ایکدن قبر مین رہے جیسا کہ جواب سوال دوم مین مفصل بیان کیا گیا ہی **دوسری**
یہہ کہ حضرت یونسؑ زندہ ہی مچھلی کے پیٹ مین گئی تھے اور حضرت عیسٰی شہید ہو کر قبر مین داخل ہوئی ہین تو
مشابہت ٹہیک کہان ہوئی **تیسری** یہہ کہ معجزہ اوس خرق عادت کا نام ہی کہ جسکو مدعی نبوت
معاندین کی روبرو ظاہر کری۔ سو ظاہر ہی کہ حضرت عیسٰی کو قبر سی زندہ ہو کر نکلتی کسی نہین دیکھا یہانتک
کہ خاص حواریونکو بہی اسبات کی خبر نہین ہوئی ہے چہ جاکہ فروسیون اور یہودیون نے دیکھا ہو سلیئی ورس ۴
محض غلطی ہی ناحق مصنف انجیل نے لکھدیا۔ غور کرنے چاہیئی کہ تعنت اور عناد طالبین معجزات کا انحضرہ
سی خود اونکی تقریر سی ہے ظاہر ہی جو کہتی تہے کہ اگر آسمان پر بہی چڑہ جاؤ تم تب بہی ہم ایمان نہ لاوینگی
جبتک کہ ہمارے واسطی کوئی کتاب ہماری روبرو نہ لی آؤ تو کہ ہم اوسکو پڑہین ظاہر ہی کہ اگر طلب کرنا اونکا معجزہ
کو خاص ایمان کے لیئی ہوتا تو فقط آسمان کی چڑہ جانی پر جو بڑا خرق عادت ہے کیون اکتفا نہ کیا پس معلوم
ہوا کہ مقصود اونکا محض تعنت اور عناد تہا اور باوجود اوسکی تاہم انحضرتؐ نی لانی معجزہ سی محض انکار
نہین کیا بلکہ اسطور فرمایا کہ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ اس کہدینی سے تو انکار معجزات خاصہ کا بہی نہین سمجہا
جاتا چہ جاکہ مطلق انکار معجزونکا آپ نے کیا ہو اور حضرت عیسٰی نے تو معجزہ سی محض انکار کر کی طالبین کو
گالیان دین اور برا کہا حالانکہ وہ معجزہ خاص کو تعنت اور عناد کی روسی طلب نہین کرتی تہے بلکہ مطلق
معجزہ دیکھنا چاہتی تہے ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اور انجیل لوکا کی باب ۲۳ ورس ۸
و ۹ مین ہے کہ ہیرود بادشاہ نہایت خواہشمند سبات کا تہا کہ مسیح سی کوئی معجزہ دیکھی اسلیئی اوسنی حضرت
عیسے سے بہت سی سوال کیئے مگر اونہون نے کچہہ جواب نہ دیا۔ ظاہر ہے کہ اسجگہہ معاند ہونا طالب معجزہ کا ہرگز
پایا نہین جاتا بلکہ طلب کرنا اوسکا معجزہ کو براہ عقیدت معلوم ہوتا ہی کیونکہ انجیل مذکور مین لکھا ہی کہ ہیرود
حضرت عیسٰی کی ملاقات سی بہت خوش ہوا تہا اور مدت سی آپکے دیکھنی کا مشتاق تہا انتہے۔ پس باوجود
...

سوال محمد صاحب کے پاس جبرائیل کو وحی لاتی کسنی دیکھا ہی **جواب** یہہ عجب سوال ہے شاید سائل نے ظاہرا حضرت جبرائیل کو مثل چپراسیان محکمات انگریزی کی خیال کر رکھا ہی جو حاکم کا پروانہ آدمیون کی سامنے لوگونکو پہنچایا کرتے ہین حالانکہ یہہ نہین جانتا کہ فرشتے از قسم عالم غیب ہین اونکا دیکھنا بجز اوس شخص کے کہ جسکو خداتعالے واسطے اپنے رسالت کی اختیار کرے یا کچھہ مناسبت عالم فرشتونکی ساتھہ عطا فرماوے ہی — اب مین پوچھتا ہون کہ اگلے پیغمبرون پر وحی بذریعہ فرشتونکی آیا کرتی تھی یا خود خداتعالے اونپر وحی نازل کیا کرتا تھا صورت اول مین بتاؤ کہ کس شخص نے دیکھا ہی جو فلانی پیغمبر پر فلانا فرشتہ وحی لایا ہی اور نیز صورت دوم مین بیان کرو کہ اون پیغمبرون پر خداتعالی کو وحی نازل کرتے کس نے دیکھا ہی اور کسطرح دیکھا ہی کیا خداتعالی کو اوس پیغمبر کے ساتھہ باتین وحی کے کرتے دیکھا ہی یا اسطرح دیکھا ہی کہ جیسے ایک برتن سے دوسری برتن مین پانی یا گلاب وغیرہ ڈالتی ہین خداتعالے نے بہی پیغمبر کے دل یا کان مین وحی ڈالدی ہے — حاصل یہہ کہ استدعا رویت بدہ اوس چیز کا جو عالم غیب یا عالم فرشتونسی ہو بطور اعلان اور گواہی کے کمال بیوقوفی ہے **تیئیسوان سوال** یہہ بات کسی مخالف نے لکہی ہی یا موافق نے کہ جسدن محمد صاحب پیدا ہوئے آتشخانہ بجھہ گیا اور بت اوندہی منہہ گر پڑی **جواب** یہہ بات کہ آتشخانہ فارس کا جو ہزار برس سے روشن تھا شب ولادت آنحضرت مین بجھہ گیا اور بت اوندہی منہہ گر پڑی تمام کتب معتبرہ اہل اسلام مثل شواہد النبوۃ ومواہب لدنیہ وغیرہ مین مذکور ہی پس اس بات کا پوچھنا کہ کس شخص نے موافق و دین سے اس واقعہ کو لکھا ہی محض بیمعنے ہی اور نہ لکہنا مخالفین کا ہرگز مبطل اس واقعہ کا نہین ہوسکتا ورنہ سب معجزات عیسویہ باطل ہوجائینگی کیونکہ کسی یہودی نے معجزات حضرت عیسیٰ کو نہین لکھا بلکہ ابتک کمال بے ادبی کی ساتھہ معجزات مسیح کا انکار کرتے ہین اور اگر مطلب یہہ ہی کہ وقت پیدا ہونی آنحضرت کی کسی نے موافق یا مخالف سے اس قصہ کو قلمبند کیا ہی — پس مین پوچھتا ہون کہ باب دوم انجیل متی مین جو قصہ لکہی ہی مجوسیان کا ستارہ حضرت عیسیٰ کو اونکی پیدا ہونی کی دن اور آنا اونکا مشرق سے اورشلیم مین اور چلنا اوس ستارہ کا اونکی آگی آگی اور ٹہر جانا اوسکا برابر مکان حضرت عیسیٰ کے لکھا ہی کس نے یہود یا مجوس مین سے اس قصہ کو اپنی کتاب مین لکھا ہی نشان دو اور نیز بتاؤ کہ کسنی موافق یا مخالف سے وقت پیدا ہونی حضرت عیسیٰ کی اس قصہ کو لکھا ہی اور لکہنا صاحب انجیل اول کا زمانہ ولادت حضرت عیسیٰ مین نہین ہوا کیونکہ وہ حواری تہا جو بعد نبوت حضرت عیسیٰ کی اونپر ایمان لایا ہی اور سنہ ۶۳ یا ۶۴ مین بعد مصلوب ہونی حضرت عیسیٰ کے اوسنی انجیل لکھی

اب بمقتضای دیانت اور انصاف یہہ ہے کہ دلائل واضحہ مذکورہ بالا پر غور کر کی تصدیق نبوت و معجزات جناب خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کرین تو کہ زمرہ مصدقان حضرت مسیح مین اوٹھائی جاوین اور بادشاہت آسمانی مین جو مراد راہ نجات سی داخل ہون — آمین یارب العالمین

چند سوالات جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب کیطرف سی پادری صاحبو کی خدمت مین بامید جواب

اول کوئی دلیل جسے صاف ثابت ہو جاے کہ یہہ اناجیل مروجہ من اولہ الی آخرہ خدا کی کلام ہین بیان کرین

دوم چونکہ پادری صاحبان نجات کو اعتقاد تثلیث پر موقوف سمجھتی ہین تو کوئی ورس یعنی آیت عہد عتیق سی لکھین کہ جسی صاف تثلیث کا عقیدہ نکلی مگر ایسا نہو کہ ایک بار حضرت ابراہیم کی پاس تین فرشتہ آئی تہی بعضی ناواقف اوسکو تثلیث کیطرف اشارہ کرتی ہین بلکہ واقع مین صاف صاف ہو **سوم** چارون انجیلون سی کوئی ورس جسمین حضرت عیسیٰ نے صاف کہدیا ہو کہ مین خدا ہون پیش کرین **چہارم** کوئی خبر مندرجہ توریت دربارہ حضرت عیسیٰ لکہدین جو بلا تکلف تاویل حضرت موصوف پر صادق آجاے — جن ورسونکی طرف مصنفان اناجیل نے اشارہ کیا ہی مینے سبکو پڑہا ہی صاف خوشفہمی مصنفان کی پائی جاتی ہے اونمین سے ایک ورس نہی ہے حضرت مسیح پر درست نہین آتا جسکو اسمین شک ہو روبرو بیان کرنے **پنجم** جبکہ سلفاً و خلفاً مفسرین اناجیل لکھتے ہین کہ یہہ اناجیل بعد مصلوب ہونی حضرت عیسیٰ کے عرصہ ساٹھہ ستر سال کے بعد لکھی گئے ہین تو کس دلیل سے آپ ثابت کرینگی کہ حضرت عیسیٰ نبی تہی کیونکہ جب اونکی پاس کتاب ہی نہین تہے تو رسول کیونکر ہو سکتی ہین اگر کوئی کہے کہ معجزات و پیشگوئی دلیل نبوت کی ہے تو کہا جاتا ہی کہ یہہ ہر دو بعد عرصہ دراز کی لکھے گئی ہین اور اگر کوئی یہہ کہی کہ قرآن مین نبوت اونکی ثابت ہے تو اوسکو سمجھایا جاتا ہی کہ ہم اثبات نبوت مسیح مصلوب کے چاہتی ہین نہ مسیح مبشر محمدؐ کی کیونکہ وہ بیشک نبی تہی **ششم** کس لئے پیشگوئیہای مندرجہ اناجیل خلاف واقع بر آمد ہوتی ہین بطور انموذج لکھتا ہون — انجیل متی باب ۲۶ ورس ۶۴ و ۶۵ مین ہے کہ حضرت مسیح نی صلیب سے پہلے لوگونکو فرمایا تہا کہ تم مجہی بادلونمین آسمان سی اوترتے دیکھوگی — حالانکہ عرصہ اٹھارہ سو سال سے زیادہ گذر گیا ہی کہ ابھی تک آپ تشریف نہین لائی اور مخاطبین سے ایک بہی زندہ نہین رہا — باب ۱۶ ورس ۲۸ اسی انجیل مین ہے کہ حضرت مسیح نی فرمایا تہا کہ یہہ لوگ جو کہڑی ہین بعضی اونمین سے نہ مرینگے جب تک آسمان سے ...

ہین جسنے کئی قصی اور احکام دوسرون سے زیادہ لکھی ہین اونکی حاجت تہا یا نہین اگر تہی تو چہوڑنیکا
ناقص ہوسکتا ہی یا نہین اگر نہین ہوسکتا تو زیادہ لکہنی والی کو فضول گو نہین شمار کروگی یا نہین
ہشتم انجیل یوحنا کی باب ۱۴ ورس ۱۲ مین کلام حضرت مسیح کی اسطرح مذکور ہے مین سچ سچ کہتا ہون کہ
جو مجہپر ایمان لاویگا جو مین کام کرتا ہون وہ بہی کریگا بلکہ اسّی زیادہ - پس جس ایماندار نے حضرت عیسی سے
زیادہ معجزی کئی ہون عالم اسکو نزدہ ہو یا مر گیا ہو بیان کرین ورنہ تکذیب کلام عیسوی لازم آتی ہی اور
یہی علامات ایمانداروںکی انجیل مرقس کے باب ۱۶ مین لکہی ہین جسنے ہم سمجہتی ہین کہ کوئی ایماندار ایسا مشکل ملیگا
بعضے ناواقف کہا کرتے ہین کہ یہہ حواریونکی واسطی تہا مگر یہہ نہین سمجہتے کہ یہہ بطور موجبہ کلیہ کہے ہی دوسرا
یہہ کہ حواری تو ایماندار تہی بلکہ روح القدس انکے پاس تہا جیسا انجیل متے کی باب ۱۰ ورس ۲۰ مین موجود ہے
پہر اونکو یہہ لفظ کہنا کہ جو مجہپر ایمان لائیگا محض بے معنی ہی نہم جسصورتمین توریت و انجیل مین ایسی ذکر کہ
جنسی خدا کی قدوسی اور انبیا کی پاکی مین خلل آسکتا ہی موجود ہین تو پہر کس لئے تم اور مذہب پر واہیات تہمتے
کیا کرتے ہو بطور ایجاز لکہتا ہون کتاب حزقیل باب ۴ ورس ۵ سی ۱۲ تک خدا تعالے حزقیال کو فرماتی ہین کہ
تو آدمی کے گوہ سی روٹی پکا کی کہایا کر - کتاب یسعیا باب ۲۰ ورس ۱ سی ۵ تک خدا تعالے یسعیا کی صفت بیان کرتا
ہی کہ وہ میرا بندہ برہنہ بدن کئی برس پہرتا رہا - مین کہتا ہون کہ اگر برہنہ بدن پہرنا لائق صفت ہے تو کسلیئے پادری صاحب
گرجون مین اسکی منادی نہین کرتے - پولوس نامہ گلاتیونکی باب ۳ ورس ۱۳ مین لکہتا ہی کہ حضرت مسیح ملعون ہوئے
معاذ اللہ ایسی لفظ معتقدین کو کہنی لائق ہین - نامہ اول پولوس قرنتیون کی باب ۱ ورس ۲۵ مین ہے کہ خدا
کی بیوقوفی آدمیونکی دانائی سے اچہی ہے - صاحبو جب خدا تعالے بیوقوف ٹہرا تو نہین معلوم کہ وقوف والا کون
ہی - باب ۱۰ انجیل یوحنا کی ورس ۸ مین جناب مسیح انبیا کی حقمین فرماتی ہین کہ جو مجہہ سی پہلے گذری ہین سب چور
اور ڈاکو تہی - پس مین کہتا ہون کہ جب وے ڈاکو ہوئی تو اونکی کتب ہرگز لائق لحاظ نہ رہنی چاہئین دہم
انجیل یوحنا کی اخیر مین لکہا ہی - اور بہی بہت سے کام ہین جو یسوع نی کئے اگر وی جدا جدا لکہی جاتے تو مین گمان
کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین - یہہ سراسر غلو ہی مین پوچہتا ہون کہ متکلم اس کلام کا
خدا ہی یا یوحنا اگر خدا ہی تو کیا اوسکو قدرت نہ تہی کہ ایک شخص کے صرف ۳۳ برس کی عمر کا احوال کتابونمین لکہا
کر دنیا مین سما سکتا شاید آپکا خدا ایسا ہی ہوگا کیونکہ آپ اثبات کی بہی تو قایل ہین کہ خدا کیڑی کے مانند ہی جیسا
کتاب ہوسیع کی باب ۵ ورس ۱۲ مین ہے - اور اگر یوحنا ہی تو آپ لوگ اسکو صاحب الہام سمجہتی ہین حالانکہ صاحب
الہام ایسی کلام ہرگز نہین کہہ سکتا بالفرض اگر ہم اس عبارت کو مان بہی لین تو کہہ سکتی ہین کہ سب انجیلین ناقص

اناجیل کا تھا اوسکو تمین لکھا نہ لکھا یکسان ہے **یازدہم** جب کہ ثابت ہو چکا ہی کہ حضرت عیسیٰ کی کلام
عبری تھی تو کس لئے مصنفان اناجیل نے بعینہٖ اوسکو نقل نہین کیا **دوازدہم** اناجیل جن زبانون مین
تصنیف ہوئی تھین کسلئے معہ ترجمہ چھاپے نہین جاتین بلکہ صرف ترجمے پر ہی کفایت کیجاتی ہی جسّی ایک فایدہ
بعض خداترسونکو ہوتا ہی یعنے جب اہل اسلام اناجیل یا توریت سی کوئی مطلب نکالتے ہین تو بروقت دوسرے
بار چھاپی جاینگے وہ مضمون بالکل تراشا جاتا ہی بعد استفسار کی عیسائی کہدیتی ہین کہ وہ مترجم کی غلطی تھی
چونکہ اصل ساتھہ نہین ہوتا جسّی مقابلہ کرین تاکہ غلطی اور ایمانداری اول یا ثانی کے سمجھی جاوی **سیزدہم**
انجیل یوحنا باب ۱ ورس ۱۹ سے ۲۱ تک یہہ مضمون ہے کہ یحییٰ سے یہودیون نے پوچھا کیا تو مسیح ہے یا وہ
نبی اوسنے کہا نہین میں مسیح ہون اور نہ وہ نبی انتھے - یہہ جواب یحییٰ کا صریح دلالت کرتا ہے کہ کوئی نبی معہود
سوا مسیح کے ہونیوالا تھا جسکے یہود منتظر تھے چنانچہ اسی انجیل کے باب ۷ ورس ۴۰ مین ہے کہ بعد مشاہدہ کرامات
کی مسیح سے یہودی مختلف ہوگئے تھے بعض نے کہا تھا کہ یہی مسیح ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ وہ نبی حق ہے
سوال یہہ ہے کہ وہ نبی ابتک آیا ہی یا نہین اگر آیا ہے تو پتا دو نہین تو اس ورس کے معنی بتاؤ **چہاردہم**
کتاب سموئیل مین لکھا ہی کہ حضرت داؤد نے اوریا کی جورو سی جبر از نا کیا جب حمل ظاہر ہوا تو اوسکی خاوند
کو فریب سے مروا دیا اور پولوس اوسکی صفت اعمال کے باب ۱۳ ورس ۲۲ مین کرتا ہے - آیا روایت مذکور
غلط ہی یا مزاج کے مزاح مین خبط ہی - اسی قیاس پر ہے حال لوطؑ کا اور صفت پطرس کے اونکی حق مین
پانزدہم جبکہ اعجاز عیسوی کے اخیر مصنف صاحب لکھہ چکی ہین کہ برنباس کے انجیل مین موجود ہے
کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تھا کہ بعد میری حضرت محمد رسول اللہ تشریف لاوینگی انتھے - اور مصنف مذکور
نی منکرین سے ایک پرانا نسخہ انحضرت سی پہلے کا لکھا ہوا جسمین یہہ ذکر ہو چاہا تھا مگر کسی نے آجتک پیش نہین
کیا - اب اگر کوئی طاقت رکھتا ہے تو میری سامنے پیش کر دے مختلف زبانکا عذر نکری ترجمہ ہو سکیگا - پادری
ہتی صاحب نے اعجاز عیسوی کے جواب مین بہت سی ورق سیاہ کر ڈالے مگر اس بات کو ہضم کر گئے صرف
زبانی کہا کہ یہ جھوٹھہ لکھا ہی مگر جبتک جھوٹھہ ثابت نکرین ہم اونکو جھوٹھا سمجھینگے خدا کی لئے انصاف
کرین کہ جب اور اناجیل مختلف زبانون مین ترجمہ ہو کر چھپتے ہین تو اس انجیل کو کیون گم کر رکھا ہے اگر یہ
کہین کہ ابتدا مین بہت سی اناجیل تصنیف ہوئی تھین جنمین انجیل برنباس بھی تھے مگر پچھلے علما نے کمیٹے
کرکے اونکو کلام خدا نہ سمجھکر کتب الہامی سے نکال ڈالا ہی تو مین کہتا ہون کہ کیا سچی انجیل وہی ہے
جسکو پچھلی کمیٹے منظور رکھی اور پہلی صدی والی دروغگو تھے جو خواہ نخواہ کہدیتے تھے کہ یہہ خدا

یہہ خبر کتاب مین درج نے تہے اور پہر وہ اوسیطرح وقوع مین آئے - علاوہ اسکی آپ لوگ تو پیشگوئی کو
دلیل نبوت سمجہتے ہین اس پیشگوئی سے وہ نبی کیون نہین ہوسکتا اور کس لیئے اوسکی انجیل اناجیل مروجہ مین
شمار نہین ہوسکتی **شانزدہم** انجیل متے کے باب ۵ ورس ۱۸ مین حضرت عیسٰی کا مذکور ہے کہ اگر
زمین آسمان ٹل جائین تو ممکن ہے مگر یہہ ممکن نہین کہ توریت ایک نقطہ ٹل جائے - مین کہتا ہون کہ کیا
اسکی یہہ معنی آپ لوگ سمجہتے ہین کہ اوسکا کوئی حکم نہ بدلیگا اس صورت مین ختنہ کہان گیا بلکہ پولوس
صاحب تو توراۃ کو کم زور اور عیب دار اور بیفائدہ سمجہتے ہین چنانچہ نامہ عبرانیون کا باب ۷ ورس ۱۸
اور نامہ گلیتیون کا باب ۳ ورس ۱۰ - اور نامہ عبرانیون کا باب ۸ ورس ۱۳ میری دعوے کے گواہ ہین
بعض مترجم نے ان ورسون مین بجائی لفظ توراۃ کی اگلا حکم یا لفظ شریعت لکہدیا ہے لیکن مطلب
ایک ہی ہے - اور اگر یہہ مطلب ہے کہ اوسکی پیشگوئی کوئی نہین ٹلے گی تو پہر سلیمان کے سلطنت کا
وعدہ ابدالآباد رہنے کا تہا کیون پورا نہوا اور حضرت ابراہیم کو خطاب تہا کہ تیری اولاد کو مثل دانہ ہائے
ریگ دریا بڑہاؤنگا - دانہ ہائ ریگ دریا تو بجائی خود رہے آپ ذرا نالہ دریائی راوی کے دانہ ہائے
ریگ سے مقابلہ کرکے دکہلاوین **ہفتدہم** اسنادیسی ثقات و معتبرین کے پیش کرین جنسی یقیناً ثابت
ہوجائی کہ بیشک یہہ اناجیل جس جسکی طرف منسوب ہین فی الواقع اوسی کے تصنیف ہین بشرطیکہ سند متصل
ہو اور راوی کے سکونت مع ولدیت و حال چلن اور حال حافظہ درج کرین اور کس معتبر نے اونکو
ثقہ کہا **ہشتدہم** کوئی ایک ورس اناجیل سے جو بنفسہ تثلیث پر صاف صاف دلالت کری پیش کرین
نہ یہہ کہ چند مقام کو جمع کرکے ایک فرضی نتیجہ اوس سے نکالا جاوی **نوزدہم** کوئی دلیل عقلی بہی واسطے
اثبات تثلیث کے ضرور چاہیئے کیونکہ خدا تعالے نی اس جوہر کامل کو میزان بیچ محض شناخت صحت
اور سقم کے لئے مقرر کیا ہے **بستم** اکثر حوالے مباحثہ دینے مین لکہے ہین جنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
مصنفان اناجیل ایماندار نہ تہے بعض بعض پادری کہتے ہین کہ پہلے بیشک ویسی ہی تہے مگر جب حضرت مسیح
آسمان پر چڑہ گئی تو وی نیکو کار ہوگئے حالانکہ یہہ محض غلط ہے دیکہو نامہ پولوس کا گلیتیون کو باب ۲
ورس ۱۱ سے ۱۵ تک پولوس صاحب پطرس کو مکار اور ریاکاریان کرتے ہین کیا ان دونون سے آپ
لوگ کس کو سچا سمجہتے ہین **بست و یکم** جبکہ حضرت مسیح حسب ایات اناجیل کے مصدقین کے لئی کفارہ
ہوئے تو کس دلیل سے آپ ثابت کرسکتے ہین کہ مسلمان اس کفارہ سے باہر ہین کیا ہم مصدق مسیح نہین
ہین ہان البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ ہم حضرت مسیح کو بلفظ تعظیم یاد کرتے ہین اور آپ لوگ لعنتی کہتے

... قرآن مین حکم دیا گیا ہے کہ اگر قرآن کے
صداقت مین تمکو شک ہے تو چھوٹے سے ایک سورت مثل اوسکی بنا لاؤ مگر آجتک کسی بات کی کسیکو جرات
نہوئی باوجود اسکی کہ کروڑہا روپیہ آجتک واسطی بہرتے کرنے کرسچنونکی خرچ ہوا اور پادری بہی مختلف
زبانون مین امتحان دیکر پاس ہوئے اور اس معجزہ کے صداقت مین کئی طرح کے احتمال عقلے بطور خلل پیدا
کرتے رہے مگر قرآن کے مقابلہ کا کسی کو حوصلہ نہوا جو کچھہ مثل اوس کے بنا کر پیش کرتا خیر گذشتہ کو
جانے دو اب اگر کوئی دین دار ہے تو صرف ایک چھوٹے سی سورت مثل قرآن کی بنا کر سناوی تو اور
الجات ختم ہو جائینگے **بست سویم** کوئی عیسائی صاحب کرامت کیون نہین ہوتا حالانکہ حضرت
عیسےٰ نی فرمایا تہا کہ جو مجھپر ایمان لائینگے صاحب کرامات ہونگے چنانچہ اناجیل مین جابجا اس کے خبر دے
گئی ہے اور مباحثہ دینے مین بہی بہت سے حوالے لکھے گئی ہین **فقط التماس** جو شخص انکا جواب
دینا چاہے تو مناسب ہی کہ امور مندرجہ ذیل کا لحاظ رکھے **اول** زبان کو دشنام سے روک
کر جواب دی پادری فنڈر صاحب کی مثل گالیان نہ نکالے **دوم** قصجات بیان کرکے یہہ نہ
کہدی کہ جواب ہو گیا بلکہ صاف جواب مطابق سوال کے لکھے **سوم** اگر ممکن ہو تو ایک جلسہ کرکے
روبرو میری جوابات سنادی تاکہ اوسپر نقض اجمالی یا تفصیلی سنائی جائین ج بعد حاصل ہونے جوابات
کی دلائل مؤیدہ مفصلہ سوالات کی لکھے جائینگی اور اسی قسم کی چند سوالات اور دیئے جائینگے اگر کوئی
پادری صاحب اسلام پر کوئی شبہ کرنا چاہے تو تقریرا یا تحریرا کرلے مگر بہتر یہہ ہے کہ ایسا شبہ کری جو انکے
کتب مسلمہ مین ایسا ہی شبہ موجود نہو **چہارم** یہہ بہی شرط ہے کہ مجیبان سوالات کا کوئی
پادری صاحب ہو نہ کرسچن اور اگر کرسچن ہو تو ضرور ہے کہ جوابات کو کسی پادری مسلم الثبوت پادریان
کے دستخطسی مزین فرمالے تاکہ بروقت جواب الجوابات کے پادری صاحب یہہ نہ کہدین کہ یہہ
کسی ناواقف کرانے نے لکھدیا ہے چنانچہ بعد مباحثہ وقوعہ امرتسر کے بعض واقفان اناجیل نے یہی
عذر پیش کیا تہا اور انشاء اللہ تعالے مجیب جوابات بہی کوئی خاص مسلمان واقف کار ہوگا نہ نو مسلم ناواقف

تمام ہوا رسالہ تصدیق المسیح فی رد کلمۃ القبیح معہ تئیس سوالات کے جسکا جواب آجتک
کسی پادری صاحب نے نہ دیا۔ مصنفہ مولوی حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری در
سنہ ۱۲۹۵ ہجری مقدس صلی اللہ علیہ وسلم مطابق ۱۸۷۸ عیسوی
علیہ السلام

بادِ صبا تو کہیو پیمبر کے سامنے
استادہ باادب درِ سرور کے سامنے

امید ہے یہ تم سے کہ اپر وہ نہ فاش ہو
جب لے چلینگے خالق اکبر کے سامنے

وہ ہی کہ جنمیں بحر کے نزع جاون پہ پھول
زمین پیر سے ہو مرقد انور کے سامنے

زندہ ہو کر رکھیں گے حضرت سے
کے اور اس رسول کی ہو اس کے سامنے

انسان ہیں ہم تو کیوں نہ ہو شوق ہی ہمیں
روتا ہما جو پیغمبر کے سامنے

ابراہیم لگا کے ... شوق ہی ہمیں
... کے سامنے

رنجی زر باہی وہ ...
... لا کے سامنے

ہی ہند میں ... خبر ہیں کہ ... فراق
کرتا ہی ... کے در کی سامنے

بعد از سلام اور تحیات و طیبات
کہیو یہ حال شوق ... کے سامنے

نفسے کہیں گے حشر میں آدم سے تا مسیح
آدی صدا اُمتی اس در کے سامنے

ہی غور کا مقام کہ اوس دار و گیر میں
ہونگے شفیع مالک محشر کے سامنے

کیا شان احمدی ہی کہ ہو وی گا حشر میں
محمود کا مقام پیمبر کے سامنے

قطرہ نہ دی سکیگا کوئی حشر میں ہے
سیراب ہونگی ساقی کوثر کی سامنے

ای گنبد ... زمانہ ... سے نکل
بہتر لگا کی بیٹھو وس در کے سامنے

ای کاش جسم میری ہی ہو وہاں کہیں
اون جالیون میں جا ہی ... کی سامنے

کیا جوش نصیب ہیں وہ جو ہی ہیں آس پاس
جیتوں لگا کی گنبد اخضر کے سامنے

کہتی ہیں ہی ہم کمال میں
شاید کہ اوس خواب میں مصطفیٰ کی سامنے

جنت ملی کا ... جب ... ہم
نعت رسول عالم محشر کے سامنے

صد شکر ہے کہ گور میں وہ شکل مصطفیٰ
پرستش کیوں ہو دیگی کنتر کے سامنے

پڑھ اس غزل کو جل کے مدینے میں اے فقیر
قدر گہر ہے صاحب جوہر کے سامنے